قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

منگل 29/ نومبر 2022ء | 4/ جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 29/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 261

ارشاد باری تعالیٰ

قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ صَدَقَۃٍ یَّتۡبَعُہَاۤ اَذًی ؕ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیۡمٌ ﴿۲۶۴﴾

(البقرہ: 264)

ترجمہ: اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے ایسے صدقہ سے کہ کوئی آزار اُس کے پیچھے آ رہا ہو اور اللہ بے نیاز (اور) بُردبار ہے۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع)

فرمان خلیفۂ وقت

چھوٹی موٹی غلطیوں سے درگزر کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے تا کہ معاشرے میں صلح جوئی کی بنیاد پڑے، صلح کی فضا پیدا ہو۔ عموماً جو عادی مجرم نہیں ہوتے وہ درگزر کے سلوک سے عام طور پر شرمندہ ہو جاتے ہیں اور اپنی اصلاح بھی کرتے ہیں اور معافی بھی مانگ لیتے ہیں۔“

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 142 ایڈیشن 2005ء)

مزید فرمایا:

”اسلام کہتا ہے کہ ایسے قانون نہ بناؤ، ایسے فیصلے نہ کرو جن سے بے چینیاں پیدا ہوں بلکہ وہ فیصلے کرو جو بہتر ہوں، معاشرے کے لئے بہتر ہوں، اس شخص کے لئے بہتر ہوں اور ایسے فیصلے جو ہوں گے پھر اس سے خدا تعالیٰ بھی راضی ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:”اسی طرح ہماری اخلاقی حالت بھی حسب موقع تبدیلی کو چاہتی ہے۔ ایک وقت رعب دکھلانے کا مقام ہوتا ہے۔ وہاں نرمی اور درگزر سے کام بگڑتا ہے اور دوسرے وقت نرمی اور تواضع کا موقع ہوتا ہے اور وہاں رعب دکھلانا سفلہ پن سمجھا جاتا ہے۔ غرض ہر ایک وقت اور ہر ایک مقام ایک بات کو چاہتا ہے۔ پس جو شخص رعایت مصالح اوقات نہیں کرتا وہ حیوان ہے۔ نہ انسان اور وحشی ہے، نہ مہذب۔“

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 437-438)

موقع اور محل اور وقت کی مصلحت کے مطابق کام کرنے کے لئے آپ نے قانون قدرت کے مطابق مثال دی ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا... پس انسان کی اس فطرت کو ہر جگہ لاگو کرنے کی ضرورت ہے کہ جو تبدیلیاں ہیں اس کی طبیعت کے مطابق ہوں۔ اصلاح کے لئے جو تجویز کیا گیا ہو وہ کسی بھی انسان کی طبیعت کے مطابق ہو اور یہی انسان اور حیوان میں فرق ہے۔

(خطبہ جمعہ 22/ جنوری 2016ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

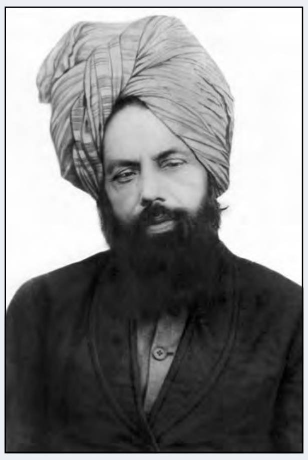

- ”دوسری قسم اُن اَخلاق کی جو ایصالِ خیر سے تعلق رکھتے ہیں۔

پہلا خُلق ان میں سے عفو ہے یعنی کسی کے گناہ کو بخش دینا۔ اس میں ایصالِ خیر یہ ہے کہ جو گناہ کرتا ہے وہ ایک ضرر پہنچاتا ہے اور اس لائق ہوتا ہے کہ اس کو بھی ضرر پہنچایا جائے، سزا دلائی جائے، قید کرایا جائے، جرمانہ کرایا جائے یا آپ ہی اس پر ہاتھ اٹھایا جائے۔ پس اس کو بخش دینا اگر بخش دینا مناسب ہو تو اس کے حق میں ایصال خیر ہے اس میں قرآن شریف کی تعلیم یہ ہے۔

وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ

(آل عمران: 135)

جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ

(الشوریٰ: 41)

یعنی نیک آدمی وہ ہیں جو غصہ کھانے کے محل پر اپنا غصہ کھا جاتے ہیں اور بخشنے کے محل پر گناہ کو بخشتے ہیں۔ بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخش دے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو۔ یعنی عین عفو کے محل پر ہو۔ نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 351)

- ”خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

اس شمارہ میں

- تُو جو میرا بنے تو بات بنے (منظوم)
- عالمی مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچنے کی حیرت انگیز خوشخبری
- This Week with Huzoor
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ 2022ء
- ریل کی ایجاد

دربارِ خلافت

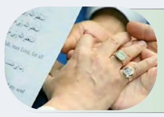

آٹھواں سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ عمل کی اصلاح اُس وقت تک بہت مشکل ہے جب تک خاندان کی اصلاح نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آٹھواں سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ عمل کی اصلاح اُس وقت تک بہت مشکل ہے جب تک خاندان کی اصلاح نہ ہو۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17صفحہ 384خطبہ جمعہ 12/ جون 1936ء)

مثلاً دیانتداری اُس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی یا اُس کا معیار قائم نہیں رہ سکتا، جب تک بیوی بچے بھی پورا تعاون نہیں کرتے۔ گھر کا سربراہ کتنا ہی حلال مال کمانے والا ہو لیکن اگر اُس کی بیوی کسی ذریعہ سے بھی ہمسایوں کو لُوٹتی ہے یا کسی اور ذریعہ سے کسی کو نقصان پہنچاتی ہے، مال غصب کرنے کی کوشش کرتی ہے یا اُس کا بیٹا رشوت کا مال گھر میں لاتا ہے تو اس گھر کی روزی حلال نہیں بن سکتی۔ خاص طور پر اُن گھروں میں جہاں سب گھر والے اکٹھے رہتے ہیں، جوائنٹ فیملی سسٹم ہے اور اُن کے اکٹھے گھر چل رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے اعمال ہیں۔ جب تک سب گھر والوں کے اعمال میں ایک ہو کر بہتری کی کوشش نہیں ہو گی، کسی نہ کسی وقت ایک دوسرے کو متاثر کر دیں گے۔ بیوی نیک ہے اور خاوند رزقِ حلال نہیں کماتا تو تب بھی گھر متاثر ہو گا۔ نمازوں کی طرف اگر باپ کی توجہ ہے لیکن اپنے بچوں کو توجہ نہیں دلاتا یا باپ کہتا ہے لیکن ماں توجہ نہیں کر رہی۔ یا ماں توجہ دلا رہی ہے اور باپ بے نمازی ہے تو بچے اُس کی نقل کریں گے۔ گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے یہ مثالیں دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (التحریم:66) کہ نہ صرف اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ تمہارا صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانا کافی نہیں ہے بلکہ دوسروں کو بھی بچانا فرض ہے۔ اگر دوسروں کو نہیں بچاؤ گے تو وہ تمہیں ایک دن لے ڈوبیں گے۔

پس اعمال کی اصلاح کے لئے پورے گھر کی اصلاح کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سب کو کوشش کرنی چاہئے۔ اس میں گھر کے سربراہ کا سب سے اہم کردار ہے۔ اکثر اوقات بیوی بچوں کی طرف سے غفلت یا اُن کی تکلیف کا احساس یا بے جا لاڈ اپنی اور اپنے گھر والوں کی اصلاح میں روک بن جاتا ہے۔

ان آٹھ باتوں کے علاوہ بھی بعض وجوہات عملی اصلاح میں روک کی ہوسکتی ہیں۔ یہ چند اہم باتیں جیسا کہ میں نے کہی ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو تقریباً تمام باتیں انہی آٹھ باتوں میں سمٹ بھی جاتی ہیں۔ بہرحال خلاصہ یہ کہ اعمال کے بارے میں ایسی روکیں موجود ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹا دیتی ہیں۔ اُس کے قرب سے دور پھینک دیتی ہیں۔ اگر ہم اپنے اعمال کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ صرف کہہ دینے سے اصلاح نہیں ہو گی بلکہ اُن ذرائع کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جن کے ذریعہ سے اصلاح ممکن ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مثال دی ہے کہ یورپ کا ایک مشہور لیکچرر تھا اور بڑے اعلیٰ قسم کے لیکچر دیا کرتا تھا لیکن لیکچر دیتے وقت وہ اپنے کندھے بہت زور زور سے ہلایا کرتا تھا، اوپر نیچے کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اُسے کہا کہ تم لیکچر تو بہت اچھا دیتے ہو لیکن تمہارے کندھوں کی اوپر نیچے کی حرکت کی وجہ سے اکثر لوگوں کو ہنسی آجاتی ہے۔ اُس نے بڑی کوشش کی کہ یہ جو نقص ہے وہ دُور ہو جائے لیکن دور نہ ہوا۔ آخر اُس نے اس کا علاج اس طرح شروع کیا کہ دو تلواریں اُس نے چھت سے ٹانگ لیں جو اُس کی height تک پہنچتی تھیں، کندھوں تک پہنچتی تھیں اور اُن کے نیچے کھڑا ہو کر اُس نے تقریر کی مشق کرنا شروع کر دی۔ جب کبھی کندھا ہلاتا تھا تو تلوار اُس کے کندھے پر لگتی تھی، کبھی دائیں کبھی بائیں۔ چنانچہ چند دن کی کوشش کے بعد اُس کی یہ عادت ختم ہو گئی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17صفحہ 390 خطبہ جمعہ 12/ جون 1936ء)

پس نیک عمل کی عادت ڈالنے کے لئے ایسے طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے مجبور ہو کر نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے لئے سب کو مل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر گھر کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور ہر گھر کے ہر فرد کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کوشش بغیر قربانی کے نہیں ہوسکتی۔ بغیر وہ طریقہ اختیار کئے نہیں ہوسکتی جس سے برائیوں کو چھوڑنے کے لئے اگر تکلیفیں بھی برداشت کرنی پڑیں تو کی جائیں۔ ہر فردِ جماعت کو جائزے کی ضرورت ہے، قربانی کی ضرورت ہے، پختہ عہد کی ضرورت ہے، ورنہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ بہت بڑا مقصد جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے، یہ ہے کہ ہمارے عقیدے اور اعمال دونوں کی اصلاح ایسے اعلیٰ معیار پر ہو کہ جس پر کوئی انگلی نہ اُٹھا سکے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 454-455)

(خطبہ جمعہ 20/ دسمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

تُو جو میرا بنے تو بات بنے

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

تو مرے دل کی شش جہات بنے
اِک نئی میری کائنات بنے

سب جو تیرا ہے لاکھ ہو میرا
تُو جو میرا بنے تو بات بنے

ہیچ ہے تجھ سے منقطع ہر ذات
جس کا تُو ہو اُسی کی ذات بنے

عالم رنگ و بو کے گل بوٹے
خواب ٹھہرے، توہمات بنے

سادہ باتوں کا بھی ملا نہ جواب
سب سوالات مظلمات بنے

یہ شب و روز و ماہ و سال تمام
کیسے پیمانہ صفات بنے؟

ہوئی میزانِ ہفتہ کب آغاز؟
کیسے دن رات سات سات بنے؟

عالم حیرتی کے مندر میں
کبھی بت مظہر صفات بنے

کبھی مخلوق ہو گئی ہمہ اُوست
آتش و آب، عین ذات بنے

کتنے منصور چڑھ گئے سر دار
کتنے نعرے تعلیات بنے

(کلام طاہر ایڈیشن 2004 صفحہ 41-42)

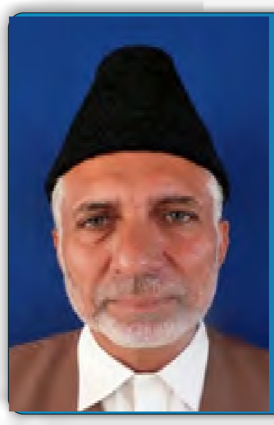

عبدالسمیع خان۔ استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا

آخری زمانہ میں عالمی مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچنے کی حیرت انگیز خوشخبری

قسط اول

ایم ٹی اے کا عالمی اور ہمہ گیر نظام جسے دور آخرین میں دین کے غلبہ کے لئے ناقابل فراموش عظیم کردار ادا کرنا تھا اتفاق واقعات کی پیداوار نہیں بلکہ آسمانی نوشتوں میں قدیم سے اس کے متعلق بشارات اور خوشخبریاں موجود ہیں۔اس کے متعلق قرآن کریم میں اشارات موجود ہیں اور بزرگان سلف نے قرآن کریم کی آیات سے ایسا استنباط کیا ہے جو حیرت انگیز ہے اور اس نظام پر بعینہٖ چسپاں ہوتا ہے۔بائبل میں بھی اس کے متعلق اجمالاً ذکر موجود ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور صلحائے امت کے کلام میں تو اس تفصیل کے ساتھ ذکر ملتا ہے کہ انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کس طرح خدا تعالیٰ نے انہیں علم غیب سے مطلع فرمایا تھا اور اس طرح یہ پورا نظام ہی آنحضرت ﷺ اور دین حق کی سچائی کا زندہ گواہ بن گیا۔جب حضرت مسیح موعود کا زمانہ آیا تو آپ نے بھی منشائے الٰہی سے خبر پا کر اس آسمانی نظام کی خبر دی۔جس کے ذریعہ آپ کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچنا تھا۔اس کے بعد خلفائے احمدیت نے بھی القائے الٰہی کے تابع اس عالمی نظام کا ذکر کیا جو کہیں واضح لفظوں میں اور کہیں ایسی خواہشات کے رنگ میں ہے جو پیشگوئیوں کی شکل میں ڈھل گئی ہے۔

پیشگوئیوں کا بنیادی اصول

پیشگوئیوں کے اصول کے مطابق یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ پیش خبریاں تعبیر طلب اور تمثیلات پر مشتمل ہیں۔ان میں آج کے زمانہ کی اصطلاحات استعمال نہیں ہوسکتی تھیں۔اسی طرح ان کا ایسا ترجمہ کرنا جو سنت اللہ اور قانون قدرت کے خلاف ہو درست نہیں۔ہاں اگر نظر بصیرت سے کام لیں اور خدا تعالیٰ جس طرح استعارہ کے ساتھ اور پردہ اخفاء میں کلام کرتا ہے اس کو ملحوظ رکھیں تو صاف معلوم ہوگا کہ یہ اسی دور کی باتیں ہیں۔

یہ نہیں اِک اتفاقی واقعہ
معجزہ، روشن نشاں ہے ایم ٹی اے
یہ ستارہ ہے نہ سیارہ کوئی
اک مکمل کہکشاں ہے ایم ٹی اے

قرآن کریم کی پیشگوئیاں

امام مہدی اور مسیح موعود کے زمانہ میں دین کے عالمی غلبہ کے متعلق تو بزرگان سلف اور مفسرین نے قرآن کریم کی متعدد آیات سے استنباط کیا ہے جن پر سنی اور شیعہ مفسرین دونوں متفق ہیں۔مگر خاص طور پر ٹیلی ویژن کے ذریعہ امام مہدی کی آواز کل عالم میں پہنچنے کے متعلق بھی قرآن کریم میں اشارات موجود ہیں اور یہ ایک ایسا استنباط ہے جو یقیناً الٰہی تفہیم سے ہوا ہے ورنہ آج سے 1400 سال قبل اس نظام کا تصور بھی انسان کے لئے کسی طور ممکن نہیں تھا۔یہ استدلال سورۃ ''ق'' کی آیات 42-43 سے کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

1۔وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٣﴾
(ق:42-43)

یعنی سن رکھو کہ ایک دن ایک پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا جس دن سب لوگ ایک پوری ہوکر رہنے والی گرجدار آواز سنیں گے۔یہ خروج کا دن ہوگا۔اس آیت کے متعلق تفسیر صافی کا بیان ملاحظہ ہو جہاں علامہ قمی حضرت امام جعفر صادقؒ کے حوالہ سے ایک حیرت انگیز استنباط کرتے ہیں:

واستمع یوم ینادِ۔القمی قال ینادی المنادی باسم القائم واسم ابیہ علیھما السلام من مکان قریب بحیث یصل نداءہ الی الکل علی سواء۔یوم یسمعون الصیحۃ بالحق۔القمی قال صیحۃ القائم من السماء۔ذلک یوم الخروج۔القمی عن الصادق علیہ السلام قال ھی الرجعۃ۔

(تفسیر صافی زیر آیت مذکورہ صفحہ 506 از ملا محسن فیض کاشانی:از انتشارات کتاب فروشی محمودی)

یعنی علامہ قمی نے کہا کہ ایک منادی امام قائم اور اس کے باپ علیہ السلام کے نام کی ندا دے گا اس طرز پر کہ اس کی آواز ہر آدمی تک برابر انداز میں پہنچے گی۔قمی نے کہا ہے کہ صیحہ سے مراد یہ ہے کہ قائم کی صیحہ یعنی اندازی آواز آسمان سے آئے گی۔حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ یہ رجعت یعنی امام مہدی کا زمانہ ہوگا۔ذرا سے غور سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یہ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی ہے اور اہل بیت کے طریق پر اسے آپ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا گیا اور یا پھر امام جعفر صادقؒ کا کشف و الہام ہے۔

مراد یہ ہے کہ امام مہدی کی طرف سے ایک منادی امام مہدی اور اس کے عظیم روحانی باپ حضرت محمد ﷺ کا نام لے کر ندا بلند کرے گا اور اس کی آواز دور اور نزدیک کے تمام لوگوں کو یکساں طریق سے پہنچے گی اور آواز آسمان سے اترے گی۔آواز کا آسمان سے اترنا اور یکساں سب لوگوں کو پہنچنا عالمی مواصلاتی نظام کی طرف بلیغ اشارہ ہے ورنہ عام آواز تو قرب و بعد کا فرق رکھتی ہے۔یہ حیرت انگیز پیشگوئی پوری تفصیلات کے ساتھ ایم ٹی اے پر چسپاں ہوتی ہے۔جہاں امام مہدی کا خلیفہ امام مہدی اور اس کے کامل آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کی آسمان سے منادی کررہا ہے۔

پاٹ ڈالیں اس نے ساری دوریاں
ایک حدِ لامکاں ہے ایم ٹی اے
تیر علم و معرفت کے چل پڑے
دستِ مولا کی کماں ہے ایم ٹی اے

2۔سورۃ الشعراء کی آیت نمبر 5 سے بھی حضرت امام جعفر صادقؒ (وفات 148ھ) نے یہی استدلال کیا ہے۔آیت کے الفاظ یہ ہیں: اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٥﴾ (الشعراء:5) یعنی اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر ایک ایسا نشان اتاریں کہ اس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں۔حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ:

ینادی مناد من السماء تسمع الفتاۃ فی خدرھا و یسمع اھل المشرق والمغرب وفیہ نزلت ھذہ الآیۃ

(بحار الانوار جلد 52 صفحہ 285 از ملا محمد باقر مجلسی دار احیاء التراث العربی بیروت)

ایک منادی آسمان سے آواز دے گا جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے بھی سنے گی اور اہل مشرق و مغرب بھی سنیں گے اور یہ آیت اسی تعلق میں نازل ہوئی ہے اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ۔یہ استنباط بھی خدائی تفہیم کے بغیر ممکن نہیں۔

انجیلی پیش خبریاں

انجیل میں بھی آخری زمانہ میں وحدت اقوام اور آسمانی پیغام کی عالمی اشاعت کا تذکرہ موجود ہے۔چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی بعثت ثانی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔''بادشاہی کی یہ انجیل تمام دنیا میں سنائی جائے گی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو تب انجام ہوگا۔''
(انجیل متی باب 24 آیت 14)

اسی تسلسل میں چند آیات کے بعد اپنے غلبہ کے ذرائع اور کیفیت بھی بیان کرتے ہیں۔جیسے بجلی مشرق سے چمک کر مغرب تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کی آمد ہوگی۔
(متی باب 24 آیت 27)

پھر فرمایا:
''وہ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھیں گے۔تب وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ آسمان کے افق سے لے کر افق تک چاروں طرف سے اس کے برگزیدوں کو جمع کریں گے۔''
(متی باب 24 آیت 30-31)

ان آیات میں برقی نظام کے خدمت دین پر مامور ہونے اور ہوائی لہروں کے ذریعہ افق تا افق مسیح موعود کے پیغام کے پہنچنے کی خبر ہے جو چاروں طرف سے سعید روحوں کو جمع کردے گا۔

یہ فقط ٹی وی کا اک چینل نہیں
پیار کی اِک داستاں ہے ایم ٹی اے
اِک تمنا کی حسیں تعبیر ہے
آج مثلِ خانداں ہے ایم ٹی اے

حضرت یوحناؑ کا مکاشفہ

حضرت یوحناؑ کے مکاشفہ میں فرشتوں کے ذریعہ اور آسمانی صداؤں کے ذریعہ اس ابدی انجیل یعنی قرآن کریم کی عالمگیر تبلیغ کا ذکر ہے۔حضرت یوحناؑ اپنے کشف کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور میں نے ایک فرشتے کو ابدی انجیل لئے ہوئے دیکھا جو آسمان کے بیچوں بیچ اڑ رہا تھا تاکہ زمین کے باشندوں اور ہر قوم اور قبیلے اور زبان اور امت کو خوشخبری سنائے اور اس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اس کی تمجید کرو کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی آپہنچی ہے اور اسی کو سجدہ کرو جس نے آسمان و زمین کو اور سمندر اور پانی کے چشموں کو پیدا کیا ہے۔ (مکاشفہ یوحنا باب 14 آیت 6-7) آسمان کے بیچ اڑنا اور ہر قوم ہر قبیلے اور زبان تک اس پیغام کو پہنچانا ہی موجودہ ذرائع مواصلات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔

حواریوں کا کشفی نظارہ

حضرت مسیحؑ کے حواریوں کو اس آنے والے زمانے کا کشفی نظارہ بھی

کرایا گیا جب غیر معمولی طور پر روح القدس کی برکت سے متعدد زبانوں کے بولنے والوں نے خدمت دین کے لئے اکٹھا ہو جانا تھا اور دنیا میں ایک عجیب منظر پیش ہونا تھا۔ یہ واقعہ دراصل ایم ٹی اے کے ذریعہ عالمی بیعت کی جھلک تھی جسے غلطی سے ظاہری واقعہ سمجھ لیا گیا۔ اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:

’’جب عید خمسین کا دن آیا تو وہ سب مل کر ایک ہی جگہ میں جمع تھے اور یک بارگی آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے تند ہوا کا سناٹا ہوتا ہے اور اس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج اٹھا اور آگ کے شعلے کی سی زبانیں انہیں دکھائی دیں اور جدا جدا ہو کر ہر ایک پر ٹھہریں اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور دوسری زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے انہیں بولنا عطا کیا۔ اور ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلم میں رہتے تھے جب آواز سنائی دی تو ہجوم لگ گیا اور لوگ متعجب ہوئے کیونکہ ہر ایک کو یہ سنائی دیتا تھا کہ یہ میری ہی بولی بول رہا ہے اور تعجب کر کے آپس میں کہنے لگے دیکھو یہ جو بولتے ہیں کیا سب جلیلی نہیں۔ پس کیونکر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہے۔‘‘

(رسولوں کے اعمال:باب 2 آیات 1-8)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1993ء میں پہلی عالمی بیعت کے موقع پر اس نظارے کے کشفی ہونے کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا:

مسیح کے حواریوں پر روح القدس نازل ہوئی اور وہ مختلف بولیاں بولنے لگے جو اس سے پہلے ان کو نہ آتی تھیں اور وہ بولیاں لوگ سننے اور سمجھنے لگے اور تعجب کرنے لگے۔ جہاں تک میں نے تاریخ پر نظر ڈالی ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ ایسا واقعہ ہوا ہے۔ غالب گمان ہے کہ کوئی کشفی واقعہ ہے اور مسیح اول کے نہیں بلکہ مسیح ثانی کے دور میں یہ واقعہ رونما ہونا تھا۔ تاریخی شہادت پیش کرنا تو عیسائیوں کا کام ہے لیکن یہ واقعاتی شہادت جو ہم پیش کر رہے ہیں یہ تمام دنیا کے سامنے کھل کر ظاہر ہو رہی ہے۔ کوئی اس کا انکار نہیں کرسکتا کہ اگر یہ پیشگوئی تھی یا کشف تھا تو آج یہ بڑی شان کے ساتھ دنیا کے سامنے حقیقت بن کر رونما ہو رہا ہے اور آج یہ عالمی بیعت مختلف زبانوں میں ہو رہی ہے۔ اس واقعہ کے کشفی ہونے اور آئندہ زمانے کے متعلق پیشگوئی ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد پطرس نے خطاب کیا اور کہا:

یہ وہ بات ہے جو یوئیل نبی کی معرفت کہی گئی ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح ہر بشر پر انڈیلوں گا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی اور تمہارے نوجوان رویتیں دیکھیں گے اور تمہارے بوڑھوں کو خواب آئیں گے بلکہ ان دنوں میں اپنے بندوں اور بندیوں پر اپنی روح سے انڈیلوں گا اور وہ نبوت کریں گے۔ میں اوپر آسمان میں عجائبات اور نیچے زمین پر کرشمے دکھاؤں گا۔

(رسولوں کے اعمال باب 2 آیات 16-19)

اس بیان میں پطرس نے بھی اس واقعہ کو آخری زمانہ کی طرف منسوب کیا ہے جب امام مہدی اور مسیح موعود کی برکت سے کثرت سے روحانی وجود پیدا ہونے مقدر تھے اور نبوت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں غیب کی خبریں دی جائیں گی۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں سائنسی ترقیات کے ذریعہ آسمان پر عجائبات اور زمین پر کرشمے دکھائے جا رہے ہیں۔

؎ مختلف لہجے زبانیں مختلف سب کو کرتا ہم زباں ہے ایم ٹی اے
برکتِ روح القُدس سے ہے بھرا بولتا سب بولیاں ہے ایم ٹی اے

احادیث میں مذکور پیشگوئیاں

آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ:

عن حذیفه قال سمعت رسول اللّٰہؐ یقول اذا کان عند خروج القائم ینادی مناد من السماء ایها الناس قطع عنکم مدۃ الجبارین و ولی الامر خیر امة محمد فالحقوا بمکه فیخرج النجباء من مصر والابدال من الشام و عصائب العراق رهبان باللیل لیوث بالنهار

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 304 از شیخ محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی بیروت)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

امام مہدی کے ظہور کے وقت ایک منادی آسمان سے آواز بلند کرے گا کہ اے لوگو! جابروں کا دور تم سے ختم کر دیا گیا ہے اور امت محمدیہ کا بہترین فرد اب تمہارا نگران ہے۔ اس لئے مکہ پہنچو۔ یہ سن کر مصر کی سعید روحیں اور شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کی طرف نکل پڑیں گے۔ یہ لوگ راتوں کے راہب اور دنوں کے شیر ہوں گے۔ یہ حدیث کئی ایمان افروز امور کا مجموعہ ہے۔

1. اس کا جملہ ینادی مناد من السماء آیت یوم یناد المناد کے مضمون کا حامل ہے جس کی تشریح اوپر گزر چکی ہے اور انہی الفاظ میں حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا ہے (تذکرہ صفحہ 365) اور پھر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے اسے سچا ثابت کر دکھایا ہے۔
2. مدۃ الجبارین سے وہ زمانہ مراد ہے جسے رسول کریم ﷺ نے حدیث میں خلافت راشدہ کے بعد ملکا عاضا اور ملکا جبریہ کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ یعنی جبری اور ظالمانہ حکومتیں۔ اور ان کے بعد دین کی نشاۃ ثانیہ کا دور شروع ہوگا۔ اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔

(مسند احمد حدیث 17680)

3. اس حدیث میں ابدال شام کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود کو الہاماً اس کی خبر دی گئی ہے۔ یدعون لك ابدال الشام و عباد اللّٰہ من العرب

(تذکرہ صفحہ 100 6/ اپریل 1885ء)

تیرے لئے شام کے ابدال اور عرب کے بندگان خدا دعائیں کرتے ہیں۔

4. امام مہدی کی فتوحات دعاؤں کے ذریعہ ہونی ہیں اس لئے اس کے ساتھیوں کو رهبان باللیل کہنا پوری طرح ان کا نقشہ بیان کرتا ہے اور دجال کے سامنے شیروں کی طرح ڈٹ جانے کو لیوث بالنهار کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ روایت قرآن و احادیث صحیحہ کی کسوٹی پر اور عمل کے میدان میں اپنی سچائی ثابت کرتی ہے۔

؎ جنگ اس کی مستقل ابلیس سے حق کی تھامے برچھیاں ہے ایم ٹی اے
رات کا راہب ہے دن کا شیر ہے اک توانا نوجواں ہے ایم ٹی اے

ائمہ کی پیشگوئیاں

حضرت علیؓ (وفات 40ھ) کی پیشگوئیاں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: عن علی رضی اللّٰہ عنه قال اذا قام قائم آل محمد صلی الله علیه وسلم جمع الله له اهل المشرق والمغرب

(ینابیع المودہ جلد 3 صفحہ 90 از شیخ سلیمان بن ابراہیم طبع دوم مکتبہ عرفان بیروت)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمد یعنی امام مہدی آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اہل مشرق و مغرب کو جمع کر دے گا۔

دوسری روایت میں ہے: عن علی قال ینادی مناد من السماء ان الحق فی آل محمد

(الحاوی للفتاوی جلد نمبر 2 صفحہ 140 جلال الدین سیوطی تحقیق محمد محی الدین عبد الحمید)

آسمان سے ایک منادی آواز دے گا کہ حق آل محمد کے پاس ہے۔

یہ بھی خاص الٰہی تقدیر معلوم ہوتی ہے کہ اجتماع اقوام کی یہ موجودہ عالمی شکل دور آخرین میں جماعت احمدیہ کے چوتھے امام کے زمانہ میں ظاہر ہونا شروع ہوئی ہے جس کی پیشگوئی اولین دور کے چوتھے خلیفہ نے کی تھی۔

حضرت امام باقرؒ (وفات 114ھ) کی پیشگوئیاں

حضرت امام باقرؒ سے متعدد روایات مروی ہیں۔ آپ نے فرمایا:

ان قائمنا اذا قام مد اللّٰہ لشیعتنا فی اسماعهم وابصارهم حتی یکون بینهم وبین القائم برید یکلمهم فیسمعون وینظرون الیه وهو فی مکانه

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 336 از شیخ محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی بیروت)

ہمارے امام قائم جب مبعوث ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو بڑھا دے گا یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا کہ امام قائم اور ان کے درمیان فاصلہ ایک برید یعنی ایک سٹیشن کے برابر رہ گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ امام ان سے بات کریں گے تو وہ انہیں سنیں گے اور ساتھ دیکھیں گے جبکہ امام اپنی جگہ پر ہی ٹھہرا رہے گا۔

؎ ہے نقیبِ نشاۃِ ثانیِ دیں حقِ تعالیٰ کی زباں ہے ایم ٹی اے
بڑھ گئی شنوائی بھی بینائی بھی جب سے اپنے درمیاں ہے ایم ٹی اے

پھر فرمایا: ینادی مناد من السماء باسم القائم فیسمع من بالمشرق ومن بالمغرب لایبقی راقد الا استیقظ ولا قائم الا قعد ولا قاعد الا قام علی رجلیه فزعا من ذالك الصوت فرحم اللّٰہ من اعتبر بذالك الصوت فاجاب

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 230)

یعنی آسمان سے ایک منادی امام مہدی کے نام پر منادی کرے گا جسے مشرق و مغرب کے سب لوگ سنیں گے۔ ہر سونے والا اسے سن کر جاگ اٹھے گا اور کھڑے ہونے والا بیٹھ جائے گا اور بیٹھنے والا اس آواز کے جلال سے کھڑا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر جو اس آواز کو درخور اعتنا سمجھے اور لبیک کہے۔

حضرت امام جعفرؒ صادق (وفات 148 ھ) کی پیشگوئیاں

حضرت امام جعفرؒ صادق (وفات 148ھ) نے اپنی پیشگوئیوں میں کئی تفاصیل بیان فرمائی ہیں: لکھا ہے

عن ابی زرارۃ عن ابی عبد اللّٰہ قال ینادی مناد باسم القائم قلت خاص او عام قال: عام یسمع کل قوم بلسانهم۔ قلت: فمن یخالف القائم علیه السلام وقد نودی باسمه قال: لایدعهم ابلیس حتی ینادی فی آخر اللیل فیشکك الناس

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 205)

ابو زرارہ کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفرؒ نے فرمایا ایک منادی امام قائم کے نام سے منادی کرے گا۔ میں نے پوچھا یہ منادی خاص ہو گی یا عام۔ فرمایا عام ہوگی اور ہر قوم اپنی اپنی زبان میں اسے سنے گی۔ میں نے کہا جب امام مہدی کے نام کی ندا کر دی جائے گی تو اس کی مخالفت کون

کرے گا۔ انہوں نے فرمایا ابلیس ان کا پیچھا کرے گا اور رات کے آخری پہر اپنی منادی کرے گا اور لوگوں کو شک میں ڈالے گا۔

پھر فرمایا:

ینادی منادمن السماء اول النھار یسمعہ کل قوم بالسنتھم

(بحار الانوار جلد 52 صفحہ 289)

دن کے اول حصہ میں ایک منادی پکارے گا جسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی۔

مزید فرماتے ہیں:

ان المومن فی زمان القائم و ھو بالمشرق لیری اخاہ الذی فی المغرب و کذا الذی فی المغرب یری اخاہ الذی فی المشرق

(بحار الانوار جلد 52 صفحہ 391)

مومن جو امام قائم کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہوگا اور اسی طرح جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مشرق میں ہوگا۔

اسی پیشگوئی کو فارسی الفاظ میں نجم الثاقب صفحہ 86 پر درج کیا گیا ہے۔ (از مرزا حسین نوری طبرسی۔ مشہد)

شش جہت میں گونجتی ہے یہ نوا دیکھتا اک جہاں ہے ایم ٹی اے
مشرق و مغرب کو یکجا کر دیا ربط کا سیل رواں ہے ایم ٹی اے
ہر گھڑی دیں کی اشاعت کام ہے مثل سلطان البیاں ہے ایم ٹی اے

حضرت امام علی رضاؑ (وفات 203ھ) کی پیشگوئیاں

حضرت امام علی رضاؑ کے متعلق روایت ہے:

قیل لہ یاابن رسول اللہ ومن القائم منکم اھل البیت قال الرابع من ولدی ابن سیدۃ الاماء یطھراللہ بہ الارض من کل جور و یقدسھا من کل ظلم ... وھوالذی تطوی لہ الارض ... وھو الذی ینادی مناد من السماء یسمعہ اللہ جمیع اھل الارض

(فرائد السمطین جلد 2 صفحہ 337 ابراہیم بن محمد الجوینی الخراسانی تحقیق شیخ محمد باقر المحمودی نیز بحار الانوار جلد 52 صفحہ 321)

امام رضا علیؑ بن موسیٰ سے پوچھا گیا کہ تم میں سے امام قائم کون ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میرا چوتھا بیٹا۔ لونڈیوں کی سردار کا بیٹا جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ زمین کو ہر جور سے مطہر کر دے گا اور ہر ظلم سے پاک کر دے گا۔ یہ وہی ہے جس کے لئے زمین سمیٹ دی جائے گی اور یہی وہ ہے جو آسمان سے بطور ایک منادی صدا دے گا جس کو اللہ تعالیٰ تمام اہل ارض کو سنا دے گا۔

اس پیشگوئی میں بڑی لطافت کے ساتھ اس وجود کی خبر دی گئی ہے جس نے منادی بننا ہے۔ چوتھے بیٹے سے مراد امام مہدی کا چوتھا جانشین ہے۔ وہ لونڈیوں کی سردار کا بیٹا ہوگا یعنی اس کی والدہ کی خواتین کے لئے (لجنہ اماء اللہ کے لئے) غیرمعمولی خدمات ہوں گی۔ یطھراللہ بہ۔ اس کے نام کی طرف بھی لطیف اشارہ ہے۔ طاہر جو روحانی انفاس سے دنیا کی پاکیزگی کے لئے یہ کام شروع کرے گا اور جس کی آواز کل عالم سنے گا۔

بجھ گئی ترسی ہوئی روحوں کی پیاس چشمۂ آبِ رواں ہے ایم ٹی اے
اک مقدس نام کا مظہر ہے یہ اپنے بانی کا نشاں ہے ایم ٹی اے

پھر فرماتے ہیں: نودوا نداءً یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب

(بحار الانوار جلد 52 صفحہ 322)

لوگوں کو آواز دی جائے گی جو قریب اور دور سے یکساں سنی جائے گی۔

یہ پیشگوئیاں امت محمدیہ میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی رہیں۔ کتابوں میں درج ہوتی رہیں اور امام مہدی کے زمانہ کی علامات میں ان کا شمار کیا جاتا رہا۔ چنانچہ حضرت رفیع الدین نے تحریر فرمایا:

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب (وفات 1233ھ)

وقت بیعت آوازی از آسمان شود بایں عبارت ھذا خلیفۃ اللہ المھدی فاسمعوالہ و اطیعوا۔ و ایں آواز خاص و عام آنمکان ہمہ بشنوند

(قیامت نامہ صفحہ 4 شاہ رفیع الدین مطبع مجتبائی دہلی)

بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی۔ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی آواز سنو اور اس کی اطاعت کرو اور یہ آواز اس جگہ کے تمام خاص و عام سنیں گے۔

نواب نورالحسن خان صاحب

امام مہدی کی علامات، کسوف خسوف، ستارہ ذوالسنین اور مدار ستارے کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ایک عام ندا ہوگی جو ساری زمین والوں کو پہنچے گی، ہر زبان والا اپنی اپنی زبان میں اس کو سنے گا... آسمان سے ایک منادی بنام مہدی نداء کرے گا۔ مشرق و مغرب والے اس کو سنیں گے کوئی سوتا نہ رہے گا مگر جاگ اٹھے گا۔ کوئی کھڑا نہ ہوگا مگر بیٹھ جائے گا۔ کوئی بیٹھا نہ ہوگا مگر دونوں پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا۔ یہ ندا اس ندا کے سوا ہے جو بعد ظہور مہدی کے ہوگی۔

(اقتراب الساعۃ صفحہ 168 از نورالحسن خان مطبع مفید عام 1301ھ)

کتاب انوار نعمانیہ کے مصنف لکھتے ہیں: ینوراللہ سبحانہ اسماعھم وابصارھم حتی انھم اذا کانوا فی بلاد والمھدی فی بلاد اخریٰ یکون لھم من السمع والبصر ما یرونہ و یشاھدونہ و انوارہ ویسمعون کلامہ و مخاطبۃ ویتکلمون معہ

(انوار نعمانیہ صفحہ 160 بحوالہ تحذیر المسلمین صفحہ 70 اللہ یار خان چکوال مرتبہ عبدالرزاق ایم اے)

اللہ تعالیٰ شیعوں (امام مہدی کے ساتھیوں) کی قوت سامعہ اور باصرہ اتنی تیز کر دے گا کہ اگر شیعہ ایک ملک میں ہوں اور امام مہدی دوسرے ملک میں تو وہ امام مہدی کو دیکھ سکیں گے، سن سکیں گے اور اس کے انوار مشاہدہ کر سکیں گے اور اس سے آزادی سے بات چیت کر سکیں گے۔

یکجائی نظر

ان تمام پیشگوئیوں پر یکجائی نظر ڈالنے سے مندرجہ ذیل امور سامنے آتے ہیں:

- امام مہدی کی بعثت کے وقت آسمان سے منادی کی جائے گی۔☆ یہ منادی خود امام مہدی نہیں بلکہ اس کی طرف سے نمائندہ اور جانشین کرے گا۔
- اس ندا کے ذریعے قرآن اور دین محمد ﷺ کی سچائی کا اعلان کیا جائے گا۔
- یہ آواز مشرق و مغرب میں ہر جگہ پہنچے گی۔
- اس آواز کے ساتھ ہی منادی کی تصویر بھی دکھائی دے گی اور تمام دنیا میں اسے دیکھا اور سنا جائے گا جبکہ وہ منادی اپنی جگہ پر ہی ہوگا۔
- دور اور نزدیک کے لوگ یکساں طریق سے اس منادی کو سنیں گے اور دیکھنے میں بھی بہت قریب معلوم ہوگا۔ خاص طور پر اس کے متبعین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔
- یہ آواز عام ہوگی ہر ایک اسے سن سکے گا۔ کسی طبقے یا قوم کے لئے خاص نہیں ہوگی۔
- تمام لوگ اس آواز کو یا پیغام کو اپنی اپنی زبان میں سنیں گے۔
- مشرق و مغرب کے لوگ اس پیغام کو سن کر ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے لگیں گے۔
- اس منادی کی برکت سے امام مہدی کے ماننے والے مشرق و مغرب میں ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے۔
- یہ پیغام دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دے گا ایک ہلچل پیدا ہو جائے گی اور لوگ بیدار ہونا شروع ہو جائیں گے۔
- عرب ملکوں میں بھی اس آواز پر خاص توجہ دی جائے گی اور شام اور عراق اور مصر کی سعید روحیں بھی اسے قبول کریں گی۔
- اس نظام کی مخالفت بھی کی جائے گی اور ابلیسی طاقتیں اس کی راہ میں روڑے اٹکائیں گی اور اس سے توجہ پھیرنے کے لئے مسلسل مصروف عمل رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ یہ تمام امور یکجائی صورت میں احمدیہ ٹیلی ویژن میں جلوہ گر ہیں۔ ان پیشگوئیوں سے عالمی ٹیلی ویژن کا نظام مراد لینا کوئی انوکھی بات نہیں۔ ہر صاحب بصیرت ادنیٰ تدبر سے بھی اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ سردار محمد شفیع صاحب انہی احادیث کا حوالہ دے کر تحریر فرماتے ہیں:

امام کے ظہور کے وقت حدیثوں میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ ہے اور مغرب و مشرق یعنی دنیا کا ہر کونہ آواز سنے گا۔ یہ جو چودہ سو سال پہلے کی فرمائی ہوئی بات ہے اب سے صرف ایک سو سال پہلے تک براڈ کاسٹ اور ریڈیو کا تخیل بھی نہ تھا اب ہر آدمی ان حدیثوں کو سمجھ سکتا ہے کہ آسمان سے آواز آنے سے کیا مراد ہے؟ امام کی تقریروں اور امن عالم کا پیغام مغرب اور مشرق تک سنائی دے گا۔ چودہ سو سال پہلے تو بہت دور کی بات ہے صرف ایک سو سال پہلے بھی یہ بات سمجھ نہ آسکتی تھی جو حضور سردار کائنات ﷺ نے بڑے حکیمانہ انداز میں بیان فرمادی تھی۔

ینادی من السماء باسم المھدی فیسمع من بالمشرق ومن بالمغرب

(دور مستقبل: صفحہ 18 سردار محمد شفیع۔ مکتبہ اتحاد عالم کھر)

سردار محمد شفیع صاحب بالکل درست نتیجہ پر پہنچے ہیں مگر کاش انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کا نتیجہ خدا نے سچ کر دکھایا ہے اور یہ احمدیہ ٹیلی ویژن کا نظام ہے جس پر تمام علامات پوری طرح اطلاق پارہی ہیں۔

تھی خبر اس کی نوشتوں میں لکھی اک نوید صادقاں ہے ایم ٹی اے
یہ وہ سورج ہے جو مغرب سے چڑھا دیکھ لو روشن نشاں ہے ایم ٹی اے
آسماں سے اک منادی کی پکار پیش گوئیوں کا جہاں ہے ایم ٹی اے

(باقی آئندہ کل ان شاء اللہ)

اخلاق

انسان کی پہچان اچھا لباس نہیں بلکہ اچھا اخلاق اور اس کا ایمان ہے اخلاق کا حُسن جس انسان میں آجائے وہ خالق اور مخلوق دونوں کا محبوب بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ”اخلاق فاضلہ حاصل کرو کہ نیکیوں کی کلید اخلاق ہی ہے“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 80)

(مرسلہ: ڈاکٹر انجم السحر۔ جرمنی)

ٹرانسکرپشن و کمپوزنگ۔ ابو اثمار اٹھوال

This Week with Huzoor

16/ ستمبر 2022ء

گزشتہ ہفتے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان اور مجلس اطفال الاحمدیہ انگلستان کے سالانہ نیشنل اجتماع میں شامل ہو کر اجتماع کو اعزاز بخشا۔حضور کے اختتامی خطاب کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

خطاب برموقع اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے سے چند جھلکیاں

مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کا سالانہ اجتماع جو کہ Old park Farm,Kingsley,Alton میں منعقد ہوا تھا۔اس کا اختتام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطاب سے ہوا۔یہ کووِڈ کی وباء کے بعد پہلی مرتبہ ہے کہ اجتماع تین دن کے لیے منعقد کیا گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق کچھ سرگرمیوں کو ملکہ برطانیہ کی وفات کے باعث مختصر طور پر کیا گیا جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب میں ذکر فرمایا تھا: ’’مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کے موقع پر پہلے ایک مکمل ورزشی پروگرام بنایا ہوا تھا۔لیکن ملکہ برطانیہ کی وفات کے باعث میں نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت دی کہ ورزشی مقابلہ جات کو احتراماً مختصر کیا جائے۔ میں نے اس بات کو ضروری جانا کیونکہ ملکہ برطانیہ ہماری ایک لمبا عرصے سے ملک کی سربراہ تھیں اور آپ نے ستر سال سے زائد عرصہ تک ملک کی قیادت بہت وقار اور عدل کے ساتھ کی۔آپ کے راج میں برطانیہ تمام دنیا کے لیے مذہبی آزادی کے لیے مشعل راہ بنا رہا۔ درحقیقت ملکہ نے خود بھی کئی موقعوں پر مذہبی آزادی اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے وکالت کی۔ پس ہم ایسی مہربان ملکہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔ایک احمدی مسلمان کی حیثیت سے ہمیں اور بھی زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے کیونکہ ہمیں جماعت کا انٹرنیشنل مرکز حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے بعد برطانیہ میں ملکہ الزبتھ کے راج میں بنانے کا موقع ملا اور ہم آزادی کے ساتھ اپنے مذہب اسلام پر عمل کرتے رہے اور تبلیغ کرتے رہے۔اس لحاظ سے ہم ملکہ الزبتھ، اس ملک کی حکومت اور اس ملک کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمارے نئے ملکی سربراہ King Charles III مذہبی آزادی اور تمام لوگوں کے لیے انصاف کو مسلسل یقینی بناتے رہیں اور تمام انسانوں کے حقوق ادا کئے جاتے رہیں۔‘‘

شاملین اجتماع کے تاثرات

حضور انور کی ہدایت کے مطابق اجتماع کے موقعہ پر ملکہ کی زندگی اور خدمات کے حوالے سے ایک نمائش بھی لگائی گئی اور ملک کے جھنڈے سرنگوں لہرائے گئے۔ اس سال ملکہ برطانیہ کی وفات کی وجہ سے یہ ایک بہت ہی افسوس ناک اور اداس موقع ہے۔ ملکہ برطانیہ مادر ملت تھیں اور انہوں نے ستر سال سے زائد اپنی قوم کی خدمت میں گزارے اور یہ بہت ہی افسوس ناک خبر ہے۔اجتماع کا پروگرام تو پہلے ہی بن چکا تھا۔لیکن جمعرات کی شام کو یہ افسوس ناک خبر ملی کہ ملکہ برطانیہ فوت ہو گئی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور خلیفۃ المسیح جماعت کے احساسات کا ذکر بھی فرمایا ہے اور ہمیں ملکہ کی وفات پر افسوس ہے اور چونکہ اجتماع ایک خوشی کا موقع ہوتا ہے لیکن اس سال میں نے دیکھا ہے کہ تمام جھنڈے سرنگوں ہیں۔اسی طرح میں نے ایک بہت ہی دلچسپ نمائش ملکہ کی یادگار کے طور پر دیکھی ہے۔ہماری دعائیں ملکہ اور ان کے تمام خاندان کے ساتھ ہیں۔اجتماع کے اختتامی اجلاس میں ایک ویڈیو چلائی گئی جو کہ اجتماع کی جھلکیوں پر مبنی تھی۔

اختتامی اجلاس میں حضور نے اطفال اور خدام کی بہترین مجالس کو علمِ انعامی کے انعامات سے نوازا۔ پیارے حضور نے 2020ء تا 2021ء میں اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی بہترین مجالس میں سے مندرجہ ذیل مجالس کو علم انعامی کے انعامات دیئے جانے کی منظوری فرمائی ہے۔ اطفال الاحمدیہ میں علم انعامی کا انعام ومبلڈن پارک قیادت کو دیا گیا۔

علم انعامی کے انعام دیے جانے کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1939ء میں فرمایا اور یہ انعام بہترین مجلس کو دیا جاتا ہے۔ یہ مجلس کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلانے کے لیے دیا جاتا ہے جو اس جھنڈے کے ساتھ منسلک ہیں۔ خدام الاحمدیہ میں عَلَمِ انعامی کا انعام ملٹن کینز قیادت کو دیا گیا۔ عَلَمِ انعامی کی تقریب کے بعد حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

اس خطاب میں حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کے حوالے سے کچھ باتیں بیان فرمائیں۔حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا ’’آج اس اختتامی اجلاس میں مَیں مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران کی بعض بنیادی ذمہ داریوں اور فرائض کا ذکر کرنا چاہوں گا۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کو کبھی بھی یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ وہ حقیقی مقصد جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا ہے وہ اس کی عبادت کے لیے ہے اور اس ضمن میں عبادت کی اولین شکل روزانہ کی پنج وقتہ نماز ہے یعنی صلوٰۃ یا نماز۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ اپنی عبادت کی حفاظت کرے اور اس کے لیے لازم ہے کہ وہ باقاعدگی سے اپنی پنج وقتہ نمازیں پرخلوص طریقہ سے ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جس وجہ سے نماز کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے۔وہ یہ ہے کہ انسان اس کے بغیر روحانی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا دوسرے الفاظ میں صلوٰۃ انتہائی ضروری اور اہم ہے اور اس کے بغیر ایک انسان کا ایمان اور اس کی روحانیت قائم نہیں رہ سکتی۔ اللہ کے فضل سے کئی نوجوان احمدی بڑی مستعدی سے نماز ادا کرتے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ذاتی تعلق پیدا کیا ہوا ہے۔ میں نے کئی نوجوان احمدیوں میں یہ روح دیکھی ہے اور یہ ان کے خطوط سے جو وہ مجھے لکھتے ہیں اس سے بھی واضح ہوتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معاملہ میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے معیاروں کو کبھی بھی گرنے نہ دیں۔ہمیں مسلسل اپنے خالق کے تعلق کو مزید بہتر اور مضبوط بناتے رہنا چاہیے۔جس طرح ہمارا جسمانی بدن کھانے اور ہوا کا محتاج ہے اسی طرح ہماری روح کو بھی روحانی غذا کی ضرورت ہے... یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے ہماری جماعت کو ہر عمر کے لوگ عطا کیے ہیں جو کہ کسی بھی ڈیوٹی، خدمت اور قربانی کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں انہیں جب بھی بلایا جاتا ہے تو لبیک کہتے ہیں اور ان کا دین جس بھی خدمت اور قربانی کا متقاضی ہوتا ہے اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔مثلاً ابھی جلسہ سالانہ یوکے پر ہزاروں مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے کاموں اور روزانہ کے معمول کی مصروفیات کو جماعت کی خاطر چھوڑ کر اپنے آپ کو ڈیوٹی کیلئے پیش کیا اور اسی طرح کچھ حد تک اس اجتماع کی تیاری کیلئے بھی ایسا ہوا۔ کئی لوگ تو کئی دنوں بلکہ کئی ہفتوں تک آرام کی نیند نہ سو سکے لیکن ایک دفعہ بھی نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنی ڈیوٹیوں میں تساہل برتی یا کسی بھی قسم کی بے چینی یا تھکاوٹ کا اظہار کیا۔ اسی طرح جب انفاق فی سبیل اللہ کا سوال آتا ہے تو دنیا بھر میں کئی احمدی ہیں کہ جب بھی کوئی مالی تحریک کا اعلان ہوتا ہے تو فراخ دلی سے رقوم پیش کرتے ہیں اور تبلیغ اسلام میں اپنا کردار ادا کرنے کیلئے بڑی بڑی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ اہم بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ صرف عارضی قربانیاں پیش کرنا یا عارضی چند دنوں کیلئے متقیانہ زندگیاں گزارنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

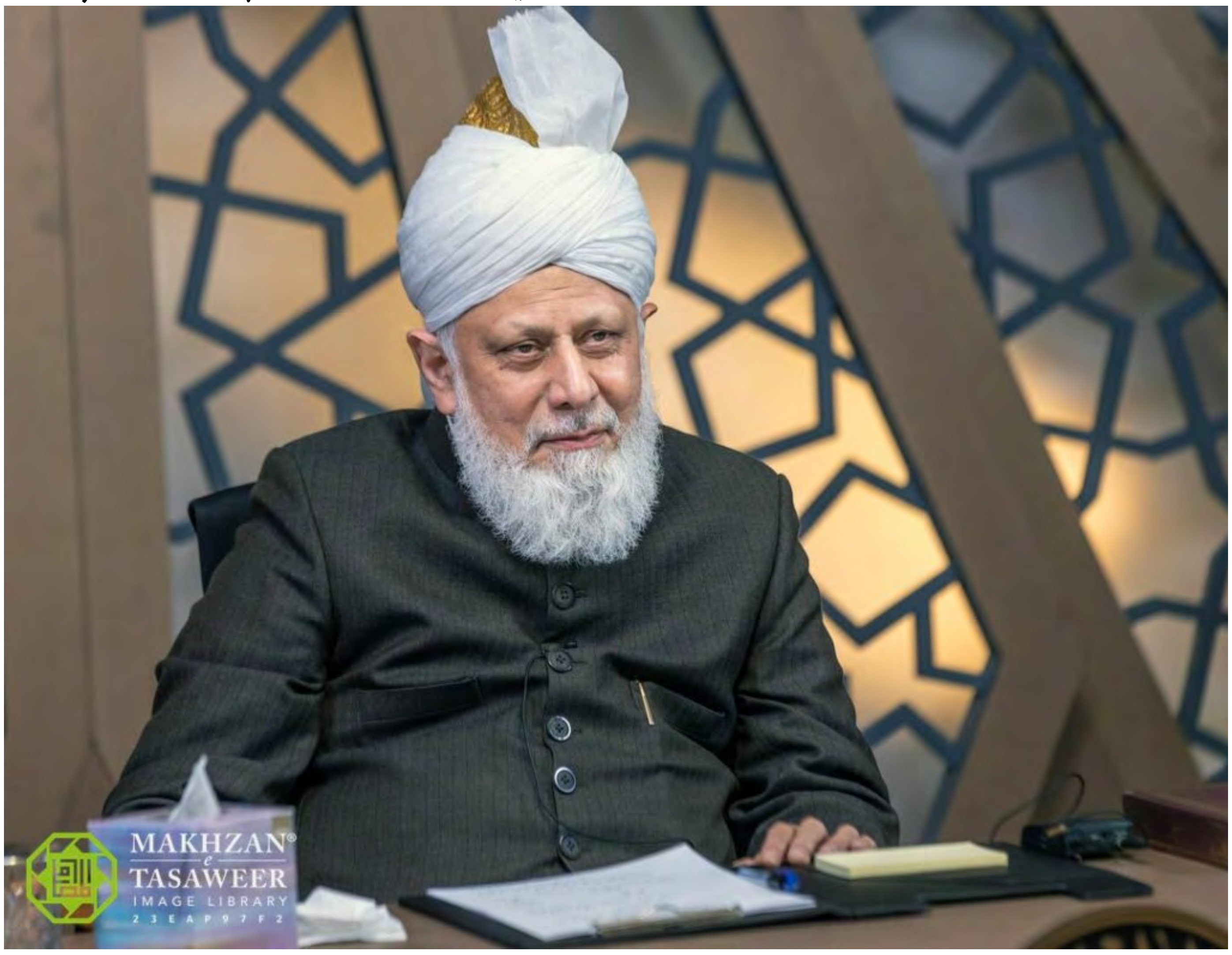

میں ایک مستقل متقیانہ کیفیت چاہتا ہے۔اور جیسا کہ میں نے واضح کر دیا ہے کہ اس کے حصول کیلئے بنیادی چیز نماز ہے۔اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔’’نماز کو قائم کر۔یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔‘‘اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔اس زمانہ میں بہت سی برائیاں معاشرہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔بہکا دینے والے گناہ ہر موڑ پر کھڑے ہیں جو معاشرہ کی بنیاد کو اکھیڑنے میں مصروف ہیں۔ایک برائی جس کے بارے میں مَیں خصوصاً آپ سب کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں وہ جھوٹ ہے۔معاشرے کی ہر سطح پر جھوٹ اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ کئی لوگ اپنی دنیاوی خواہشات اور فوائد کو پورا کرنے کیلئے سوچے سمجھے بغیر جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور اپنے جھوٹوں کو بہت ہی معمولی سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو انتہائی بڑا گناہ قرار دیا ہے اور اسے اس فرد کیلئے اور پھر معاشرہ کیلئے نقصان دہ قرار دیا ہے۔

ایک اور بات جو میں نوعمر خدام اور اطفال سے کرنی چاہتا ہوں جو ابھی تک اسکول میں زیر تعلیم ہیں وہ یہ ہے کہ ان کو اپنے ہم جلیسوں کے متعلق احتیاط سے کام لینا چاہیے۔آپ کی عمر میں آپ کے دوست اور ہم جلیس، جن کے ساتھ آپ وقت گزارتے ہیں وہ آپ کو باآسانی اپنے زیر اثر کر سکتے ہیں جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ اگر آپ بدصحبت اختیار کریں گے تو بد اخلاق اپنائیں گے، جیسے جھوٹ بولنا، بلاوجہ جھگڑنا یہاں تک کہ لڑائی کرنا۔بجائے اس کے کہ سچائی سے کام لیا جائے، نرم دلی اور ہمدردی دکھائی جائے۔چنانچہ نوجوان خدام اور اطفال کو اپنی صحبت کا بہت خیال رکھنا ہوگا۔ان لوگوں کے ساتھ دوستیاں رکھیں جو مخلص اور ایماندار ہیں اور غیر اخلاقی اور بیہودہ کاموں میں ملوث نہیں ہیں نیز جیسے جیسے آپ کی عمر بڑھ رہی ہے اور آپ خود مختار ہو رہے تو کسی بھی قسم کی کمزوری نہ دکھائیں۔اپنے ایمان پر قائم رہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کبھی بھی جھگڑا اور دوسروں کے ساتھ بدسلوکی نہیں کریں گے اور فحش زبان استعمال نہیں کریں گے یا دوسروں کو مشتعل کرنے والے انداز میں نہ بولیں گے۔بڑی عمر کے خدام کو بھی ان سب باتوں کا خیال رکھنا چاہیے ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنے اور آپ کی تعلیم پر چلنے کے دعوے کے باوجود آپ ان باتوں کی خلاف ورزی کر رہے ہوں گے جن کی انہوں نے تعلیم دی اور تلقین کی۔لہٰذا احمدی نوجوانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر قسم کی غلط بیانی اور دھوکہ دہی کے خلاف مہم اور تحریک کی قیادت کریں اور اپنا ذاتی نمونہ قائم کریں۔ہر خادم اور طفل کو وعدہ کرنا چاہیے کہ وہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ جھوٹ شرک کے مترادف ہے۔ایک طرف تو ہم فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی جماعت اور قوم ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ اس کے آگے جھکتے ہیں جبکہ ساتھ ہی ہمارے اندر ایسے بھی موجود ہیں جو اپنے مقاصد اور خواہشات کے حصول کے لیے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔یہ واضح ہو کہ جو لوگ جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کی امید نہ رکھیں کیونکہ وہ ان کی دعاؤں کو قبول نہیں کرنے والا۔جیسا کہ میں نے کہا کہ اب وہ وقت ہے کہ ہر خادم اور ہر طفل یہ وعدہ کرے کہ وہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولے گا۔اب وہ وقت ہے کہ آپ سچائی کو برقرار رکھنے کیلئے ایک مہم چلائیں اور اللہ تعالیٰ کی احسن رنگ میں عبادت کرنے والے بن جائیں اور ایسے بن جائیں کے جن کے اخلاقی معیار اعلیٰ ترین ہوں۔اگر ہمارے نوجوان ہر قسم کے جھوٹ کو رد کرنے والے بن جائیں اور ہمیشہ سچائی پر قائم ہو جائیں تب دیگر تمام اچھے اخلاق خود بخود ان کے اندر پیدا ہو جائیں گے۔میں ان نوجوان خدام کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں جنہوں نے ابھی خدام الاحمدیہ میں قدم رکھا ہے کہ وہ مت خیال کریں کہ ان کی عمر محض مزے اور تفریح کی عمر ہے۔آپ ایسی عمر کو پہنچ گئے ہیں جس میں آپ کے خیالات اور طرز عمل کو روزانہ پختہ ہونا چاہیے۔کچھ عرصہ سے میں اپنے خطبات جمعہ میں اسلام کی ابتدائی تاریخ بیان کر رہا ہوں جن میں مَیں نے اس وقت کے کئی نوجوانوں کے واقعات بیان کئے ہیں۔وہ آپ سے عمر میں زیادہ نہ تھے جنہوں نے اسلام کی خاطر غیر معمولی قربانیاں دیں اور بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔یہ سب اس پر منحصر تھا کہ وہ اپنے مقصد اور درپیش چیلنج کو سمجھتے تھے۔وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ ان پر ہے کہ اپنی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ حاصل کریں اور یہ ان پر ہے کہ ہر وقت اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔وہ بطور نوجوان مسلمان اپنی قدر و قیمت کو سمجھتے تھے، وہ اپنے تخلیق کے مقصد کو پہچانتے تھے اور اس بات نے یہ یقینی بنایا کہ انہوں نے معاشرے کو تبدیل کرنے میں ایک غیر معمولی کردار ادا کیا ایک ایسے معاشرے کو، جس کی پہچان بے حیائی اور جہالت تھی اسے ایک ایسے مخلص اور نیک معاشرے میں تبدیل کیا کہ دنیا میں نظیر نہیں ملتی اور جو ہمیشہ کے لیے پوری انسانیت کے لئے ایک مشعل راہ ثابت ہوگی۔جیسا کہ میں نے کہا اسلام کی ابتدائی تاریخ اس بات کا ثبوت ہے کہ نوجوان ہی تھے جنہوں نے واقعی یادگار اور شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔پس آپ اپنے آپ کو کبھی کمتر نہ سمجھیں یا یہ نہ سمجھیں کہ آپ کم عمر ہونے کی وجہ سے معاشرے میں ایک روحانی اور اخلاقی انقلاب نہیں لا سکتے۔چاہے آپ پندرہ، بیس، تیس، چالیس یا کسی بھی عمر کے ہوں اسلام کی خدمت کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں اور سمجھیں کہ گویا وہ آپ کا آخری موقع ہے۔بے شک ہر خادم اپنی عمر، علم اور تجربہ کے مطابق اسلام اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی خدمت کر سکتا ہے جب تک وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالاتا ہے اور کبھی بھی سچائی کو نہ چھوڑے اور اپنے وعدوں اور عہدوں کو پورا کرتا رہے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو احمدیت کے روشن ستارے بننے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو ان میں سے بنائے جو اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ پر ہر لحاظ سے فضل فرماتا رہے۔آمین۔‘‘

خطاب کے بعد حضور نے اختتامی دعا کروائی اور دعا کے بعد حضور نے کتاب مشعل راہ کے انگریزی ترجمہ اور Salat Hub App کو لانچ کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ’’خدام الاحمدیہ یوکے، کے شعبہ اشاعت کو یہ سعادت ملی ہے کہ وہ کتاب مشعل راہ کی پہلی جلد کے پہلے نصف کا ترجمہ کر کے شائع کریں۔یہ کتاب خدام الاحمدیہ کے ابتدائی سالوں پر محیط ہے۔کتاب کا یہ انگریزی ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی 1938ء میں خدام الاحمدیہ کے اجراء کے موقع پر پہلی تقریر سے لے کر کُل 26 تقاریر اور 12 نظموں پر مشتمل ہے۔میں نے اس مجموعہ کو Beacon for the Youth کا نام دیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مفید ذریعہ بنائے۔آمین۔پھر ایک اعلان Salat Hub Mobile Application کے بارہ میں ہے۔مجلس اطفال الاحمدیہ یوکے نے Salat Hub Mobile Application بنائی ہے۔Salat Hub website کا پچھلے سال انعقاد ہوا تھا اور اب موبائل application نماز اور اس کا ترجمہ سیکھنے کے نئے ذرائع کو متعارف کرے گی۔اس application میں دلچسپ مشاغل ہیں اس میں اطفال اپنے پیش رفت کو محفوظ کر سکتے ہیں اور سیکھنے کے لئے نئے لیول unlock کر سکتے ہیں۔بچے اس میں بیجز بھی حاصل کر سکتے ہیں اور ان سب بیجز کے نام ایسے عربی الفاظ پر مشتمل ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے ان کے ساتھ ان الفاظ کی چھوٹی سی وضاحت بھی دی گئی ہے۔ہر عمر کے جماعت ممبران اس app کو استعمال کر سکتے ہیں۔یہ اس وقت IOS ایپ سٹور میں دستیاب ہے اور عنقریب android کے لئے بھی دستیاب ہوگی۔ان شاء اللہ۔اللہ تعالیٰ اس کو نماز سیکھنے اور سمجھنے کا مفید ذریعہ بنائے۔آمین۔پس خدام اور اطفال کو اس app سے استفادہ کرنا چاہیے۔‘‘

واپس تشریف لے جانے سے قبل حضور نے کتاب مشعل راہ اور Salat Hub App کا officially افتتاح کیا۔

دعا کا تحفہ

تلاوت قرآن کریم کی دعائیں

قرآن شریف کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ یعنی اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ پڑھا جائے یعنی میں راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں نیز ہر اہم کام کی طرح تلاوت سے پہلے بھی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ پڑھنا موجب برکت ہے۔

حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفل نماز کے لئے کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ کی تلاوت کی۔آپؐ کسی رحمت کی آیت سے نہیں گزرے مگر رُک کر رحمت طلب کرتے۔اور کسی عذاب کی آیت سے نہیں گزرے مگر وہاں توقف فرما کر عذاب سے پناہ مانگتے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت حذیفہؓ کی روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ جہاں تسبیح کا موقع ہوتا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ کہتے یعنی اللہ پاک ہے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 84)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔جرمنی

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

14/ اکتوبر 2022ء بروز جمعہ

قسط 19۔ حصہ اول

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

• آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مقامی جماعت میری لینڈ (Mary Land) کے علاوہ امریکہ بھر کی جماعتوں سے احباب اور فیملیز بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

میامی (Miami) سے آنے والے احباب 1078میل، ٹلسا (Tulsa)سے آنے والے احباب 1220میل، ڈیلس (Dallas) سے آنے والے احباب 1342 میل جبکہ ہیوسٹن سے آنے والے 1422 میل کا سفر طے کر کے آئے تھے۔

جماعت Tuscanسے آنے والے احباب 2280میل اور Los Angeles سے آنے والے احباب اور فیملیز 2653میل، سیاٹل(Seattle) سے آنے والے 2731 میل جبکہ جماعت Sacramentoسے آنے والے 2751میل اور جماعت San Joseسے آنے والے 2843میل کے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے پہنچے تھے۔

علاوہ ازیں ہمسایہ ممالک میکسیکو اور پورٹو ریکو سے آنے والے احباب نے اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ کینیڈا سے بھی ایک بڑی تعداد نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد بیت الرحمٰن پہنچی تھی۔

خطبہ جمعہ

• پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بڑا احسان ہے، جماعتِ احمدیہ پر بڑا احسان ہے، یہاں اس ملک میں آنے والے لوگوں پر بڑا احسان ہے کہ اس نے آپ کو اس ترقی یافتہ ملک میں آنے کی توفیق عطا فرمائی اور خاص طور پر گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے بہت سے احمدی یہاں آئے ہیں اور اب بھی آ رہے ہیں۔ جو پاکستان سے اس لیے ہجرت کر کے آئے کہ وہاں احمدیوں کے حالات سخت سے سخت تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اس وجہ سے وہاں رہنا مشکل ہو گیا تھا اور اس لحاظ سے احمدیوں کو ان حکومتوں کا شکر گزار ہونا چاہیے جنہوں نے بہت سے مظلوم احمدیوں کو یہاں رہنے کی جگہ دی لیکن سب سے بڑا احسان جو اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پس اس کے لیے ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بھی حق ادا کرنے والے بنیں اور اس کی مخلوق کے بھی حق ادا کرنے والے بنیں اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے کیونکہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ راہنما ہیں جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی حقیقی تعلیم پر ہمیں چلایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس اس بات کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ اب حقیقی اسلام کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے کیونکہ آپ علیہ السلام ہی وہ شخص ہیں جن کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم و معارف عطا فرمائے ہیں اور اسلام کا حقیقی علم عطا فرمایا ہے۔ آپ ہی وہ شخص ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عاشق ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور سنت کے مطابق اپنی جماعت کی تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں حقیقی مسلمان بننے کے لیے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہی دیکھنا ہو گا اور آپ علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہو گا۔ اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہو گا۔ آپ علیہ السلام کی بعثت پر ایمان و یقین کامل کرنا ہو گا۔ آپ کو حَکم و عدل ماننا ہو گا۔ اس یقین پر قائم ہونا ہو گا کہ اب آپؑ کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر ہی انسان اسلام کی حقیقی تعلیم پر چل سکتا ہے۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پر کامل یقین اور ایمان پر قائم ہونے کی نصیحت کرتے ہوئے اپنی بیعت کرنے والوں کو فرماتے ہیں: ’’جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہئے۔‘‘ صرف ایمان نہیں لے آئے بلکہ اس پر یقین بھی پیدا ہونا چاہیے اور اس کا عرفان بھی حاصل ہونا چاہیے کہ کیوں ہم بیعت کر رہے ہیں۔ ’’نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔‘‘ پھر یہ نہیں ہے کہ دل میں بدظنیاں پیدا ہو جائیں کہ یہ کیوں ہوا اور یہ کیوں ہوا۔ سوال نہ اٹھنے شروع ہو جائیں۔ فرمایا کہ ’’یاد رکھو۔ ظن مفید نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ الۡحَقِّ شَیۡـًٔا(یونس:37) یقیناً ظن حق سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کرسکتا۔

یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کرسکتی ہے۔ یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے۔ فرمایا کہ وہ پانی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شئے ہو۔ پھر کس طرح وہ رہ سکتا ہے۔ زندگی گزارنی مشکل ہو جائے گی۔ یہ ایک موٹی مثال ہے۔ اسی طرح پر انسان روحانی امور میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ فرمایا کہ اب تم خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حَکم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔

وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے، کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہو گا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہو گا۔ یعنی آنے والا مسیح موعود تمہارے میں سے تمہارا امام ہو گا۔ وہ حَکم عدل ہو گا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوئی تو پھر کب ہو گی۔ یہ طریق ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا کہ ایمان بھی ہو اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔ ظاہری طور پر یہ اظہار ہو کہ ہم ایمان بھی لے آئے لیکن پھر بعض معاملات میں بدظنیاں بھی پیدا ہو رہی ہوں۔ فرمایا جن لوگوں نے میرا انکار کیا ہے اور جو مجھ پر اعتراض کرتے ہیں انہوں نے مجھے شناخت نہیں کیا اور جس نے مجھے تسلیم کیا ہے اور پھر اعتراض رکھتا ہے وہ اَور بھی بدقسمت ہے کہ دیکھ کر اندھا ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس یہ ایمان کا معیار ہے جو ہم سب کا ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اپنے بعد خلافت کے جاری رہنے کی اطلاع دی تھی اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح و مہدی کے آنے کے ساتھ خلافت کے تا قیامت جاری رہنے کی خبر دی تھی اور خلافتِ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریق کو ہی جاری رکھنے والا نظام ہے۔ اس حَکم اور عدل کے فیصلوں کو ہی جاری رکھنے والا نظام ہے۔ اپنے عہد میں ہر احمدی خلافت سے بھی وابستگی اور اطاعت کا عہد کرتا ہے۔ پس اس لحاظ سے خلافت کے ساتھ وابستگی اور اطاعت کے عہد کو نبھانا بھی ہر احمدی کا فرض ہے ورنہ بیعت ادھوری ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی اپنے ایمان اور یقین کو بڑھانے کی ہر احمدی کو ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ پھر جماعت کو قرآن کریم کو غور سے پڑھنے اور اسے سمجھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشفِ حقائق کے

لئے قائم کیا ہے کیونکہ بدوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا۔فرمایا اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لیے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر پڑھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ اس دنیا کی مصروفیات میں ڈوب کر کہیں ہم اپنے بیعت کے مقصد کو بھول تو نہیں گئے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں کہ قرآنِ کریم کے علوم و معارف اور احکامات کو سمجھانے اور ان پر عمل کروانے کے لیے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے اور جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہیں اس اہمیت کو سمجھیں اور قرآن کریم کے علوم و معارف پر غور کریں۔ اس کے معانی اور تفسیر کو سمجھنے کی کوشش کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی خزانے کو بھی ہم سمجھنے اور پڑھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ آپؑ کے دیے ہوئے لٹریچر کو بھی ہم سمجھنے اور پڑھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ آپؑ نے فرمایا کہ قرآن کریم کوئی قصہ کہانیاں نہیں ہیں بلکہ ضابطۂ حیات ہے۔ ایک لائحہ عمل ہے جس پر عمل کرنا ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔ اگر ہم یہاں آ کر، ان ملکوں میں آ کر اپنے اس مقصد کو بھول گئے اور دنیا کی مصروفیات میں ہی غرق ہو گئے، اپنے گھروں کے ماحول کو قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کی تو ہماری اولادیں اور نسلیں دین سے دُور ہوتی جائیں گی اور یہ شکر گزاری کے بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی نفی کرنے والی بات ہو گی۔ پس ہر احمدی کے لیے چاہے وہ پرانے احمدی ہیں، نئے احمدی ہیں، یہاں پیدا ہوئے ہوئے احمدی ہیں یا ہجرت کر کے آنے والے احمدی ہیں بہت غور اور سوچنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی عبادت کا حق ادا کرنا اور اس کی کتاب کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارا بنیادی مقصد ہونا چاہیے۔ تبھی ہم حقِ بیعت ادا کر سکتے ہیں۔

جو ہجرت کر کے آئے ہیں وہ دنیا کی مخالفت سے تو یہاں آ کر بچ گئے ہیں لیکن اگر دین پر چلنے والے اور قرآن کریم کو سمجھنے والے نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اسی طرح جو نئے ہونے والے احمدی ہیں یا یہاں رہنے والے پرانے احمدی ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ صرف بیعت کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مقصد تبھی پورا ہو گا جب ہم اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا حامل بنائیں گے اور وہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھیں اور سمجھیں گے نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اس لیے اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ چاہو۔ فرمایا یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا۔ اپنے خدا کو وحدہٗ لا شریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب، مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہ یہودیوں، عیسائیوں یا دوسرے مشرک بت پرستوں کو سکھایا جاتا اور وہ اس کو سمجھ لیتے تو ہرگز ہرگز تباہ اور ہلاک نہ ہوتے۔ اسی ایک کلمہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان پر تباہی اور مصیبت آئی اور ان کی روح مجذوم ہو کر ہلاک ہو گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس دیکھیں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تسلی دلائی اور ضمانت دی ہے کہ تم جس چشمے کے قریب پہنچے ہو، بیعت کر کے جس بات کا اقرار کیا ہے اگر اس سے پانی پیو گے، فیض اٹھاؤ گے، صرف باتوں تک ہی نہ رہو گے بلکہ عمل بھی کرو گے تو پھر تمہیں یہ ضمانت دی جاتی ہے کہ کبھی تمہاری روحانی ہلاکت نہیں ہو گی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی قرآن کریم کے پیغام کو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جاری کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ فرمایا کہ پس اس بات کو سمجھ لو کہ صرف بیعت کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اور جو عمل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے خالی نہیں رہتا، کبھی ہلاک نہیں ہوتا اور یہ عملی حالت اس وقت پیدا ہو گی جب اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کا کلمہ تمہارے ظاہر و باطن کی آواز بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ تمہیں کوئی محبوب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی چیز کی طلب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت ہو۔ اب ہر ایک اس بات سے اپنے جائزے لے سکتا ہے کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو کیا واقعی اللہ تعالیٰ ہمیں سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے؟ اس کی رضا حاصل کرنا ہمارا مقصود ہے؟ واقعی ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت کر رہے ہیں۔ اگر نمازوں کے وقت ہمیں نمازیں پڑھنے کی طرف فوری توجہ نہیں ہوتی، اگر ہم اپنا دنیوی کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی آواز پر فوری لبیک کہتے ہوئے نماز کے لیے حاضر نہیں ہوتے تو منہ سے تو کلمہ پڑھ رہے ہیں لیکن ایک مخفی شرک ہمارے دل میں ہے۔ ہمارے دنیاوی کاروبار خدا تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہیں۔ ایک مومن تو اس یقین پر قائم ہوتا ہے اور ہونا چاہیے کہ میرے کاروبار میں برکت، میرے کام میں برکت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پڑتی ہے اور پڑنی ہے اور پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ میرے دنیوی کام اللہ تعالیٰ کی آواز کے مقابلے پر آ کر کھڑے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم نے کلمہ کی روح کو سمجھا ہی نہیں۔ ہم منہ سے تو اقرار کر رہے ہیں لیکن ہمارے عمل ہمارے اقرار کا ساتھ نہیں دے رہے۔ ہم پانی کے چشمہ کے نزدیک تو آ گئے ہیں لیکن پانی پینے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا رہے۔ پس آپؑ نے فرمایا اگر یہ صورتحال ہے تو پھر تو حقِ بیعت ادا نہیں ہوا۔ یہ کلمہ شہادت اس بات کی ہی تلقین نہیں کرتا، اس بات کی ہی طرف توجہ نہیں پھیرتا کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو حقوق العباد کے ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور حکم دیا ہے اس پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور جب انسان یہ دو حقوق ادا کرتا ہے تو تب ہی حقیقی مومن بنتا ہے اور تبھی ایک حقیقی احمدی مسلمان بیعت کا حق ادا کرتا ہے۔

پھر آپؑ اپنی بیعت میں آنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اَور پیدائش حاصل کرو۔ یعنی بیعت کرنے کے بعد تمہیں ایک نئی روحانی زندگی ملنی چاہیے۔ اگر وہ روحانی زندگی نہیں ملتی اور وہی مادی زندگی کی خواہشات اور ترجیحات ہیں تو پھر ایسی بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی۔ فرمایا بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔

میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بالکل معصوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ایک گاؤں میں اگر ایک نیک آدمی ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔ سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کے لیے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ابھی آتے ہوئے مجھے امیر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ آج سے اٹھائیس سال پہلے آج کے دن ہی 14/اکتوبر کو اس مسجد کا بھی افتتاح ہوا تھا اور یہ کھولی گئی تھی۔ اس مسجد کو اب اٹھائیس سال ہو گئے ہیں۔

یہاں رہنے والے اس علاقے میں رہنے والے پرانے احمدی بھی، نئے آنے والے بھی جائزہ لیں کہ ان اٹھائیس سالوں میں انہوں نے اپنی روحانیت میں کس حد تک ترقی کی ہے۔ کس حد تک اس مسجد کے حق کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کئی دہائیاں اور کئی صدیاں اس مسجد میں آنے والوں کو مہیا فرماتا رہے اور یہ ہر قسم کی دنیاوی آفات سے بھی بچی رہے لیکن اصل حق تبھی ادا ہو گا جب ہم مسجدوں کے حق ادا کرتے ہوئے انہیں آباد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل

متن علیحدہ سے شائع ہو چکا ہے۔

• حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعے براہ راست ساری دنیا میں لائیو نشر ہوا۔

• حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔

• نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ امریکہ کی حضور انور سے ملاقات

• پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ امریکہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔

• **سب سے پہلے نائب صدر مجلس نے اپنا تعارف کروایا۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نائب صدر صاحب نے عرض کیا کہ ان کے سپرد ریجنل قائدین، تعلیم، اطفال اور مال کے شعبہ جات کی نگرانی کرنا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر نائب صدر صاحب نے عرض کیا کہ مختلف شعبہ جات کی رپورٹس پر متعلقہ مہتمم ہی تبصرے کرتا ہے۔

• **اس کے بعد نائب صدر و مہتمم خدمت خلق نے اپنے شعبہ کی** رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم بھوکوں کو کھانا کھلانے کے پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح فنڈ ریزنگ اور Blood drives پر بھی کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہتمم خدمت خلق نے عرض کیا کہ ہم نے دوران سال دو لاکھ دس ہزار ڈالرز تنزانیہ میں ایک ہسپتال کے لئے اکٹھے کیے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی تیس ہزار ڈالرز اکٹھے کیے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے بھی آپ نے پیسے دیے تھے؟

اس پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ ہم نے 25 ہزار ڈالرز یہاں پاکستانی ایمبیسی کو دیے تھے۔

• **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر کہ کیا آپ یہاں کسی چیریٹی کے لیے یا افریقہ کے کسی پراجیکٹ کے لیے بھی رقم اکٹھی کر رہے ہیں؟**

اس پر مہتمم خدمت خلق نے عرض کیا کہ افریقہ کے کسی پراجیکٹ کے لیے تو سردست رقم جمع نہیں کر رہے تاہم ہم نے یہاں امریکہ کے لئے 10 ہزار ڈالرز جمع کیے تھے اور ہمارے نیشنل اجتماع کے موقع پر 50 ہزار افراد کو کھانا تقسیم کیا تھا۔

• **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ افریقہ میں کسی ماڈل ولیج کو اسپانسر نہیں کرتے؟**

اس پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ سردست ہم کسی ماڈل ولیج کو اسپانسر نہیں کر رہے لیکن آئندہ کریں گے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **ایک ماڈل ولیج پر اندازاً 75 ہزار ڈالرز لگتے ہیں آپ کو ماڈل ولیجز کی بھی فنڈنگ کرنی چاہیے۔**

• **بعد ازاں مہتمم مال نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کی۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دریافت فرمانے پر مہتمم مال صاحب نے عرض کیا کہ اس سال خدام الاحمدیہ کا کل بجٹ 8 لاکھ 25 ہزار ڈالر ز ہے۔ 2ہزار 130 کمانے والے خدام ہیں جو کہ کل تجنید کا 52 فیصد بنتے ہیں۔ تاہم ہمارے بجٹ کا 84 فیصد سے زائد 805 خدام کی طرف سے دیے گئے چندہ پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار 952 طالب علم ہیں۔طلباء پانچ ڈالرز فی مہینہ کے حساب سے چندہ ادا کرتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: **اگر تمام خدام اپنی آمد کے بجٹ کے حساب سے چندا ادا کریں تو آپ کا کل بجٹ ڈیڑھ ملین تک جا سکتا ہے۔**

اس پر مہتمم مال نے عرض کیا کہ ہم اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان شاءاللہ

• **بعد ازاں محترم صدر صاحب تربیت نومبائعین نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کی** کہ گزشتہ تین سال کے اندر بیعت کرنے والوں کے حساب سے خدام نومبائعین کی کل تعداد 92 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ **یہ شادیوں کی وجہ سے احمدی ہوئے ہیں یا باقاعدہ لٹریچر پڑھ کر احمدی ہوئے ہیں۔**

مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ ان میں سے چند ایک ایسے بھی ہیں جو شادی کی وجہ سے احمدی ہوئے ہیں۔لیکن ہم انہیں نومبائعین میں ہی شامل کرتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت کرنے پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ ہم نومبائعین کے لیے سالانہ اجتماع کا انعقاد کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہفتہ وار سیشن بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **سال میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اجتماع کر لینا ہی کافی نہیں ہے۔ صرف ایک دو اجتماعات سے ان کی تربیت ممکن نہیں ہو سکتی یا تربیت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ ان کے لئے باقاعدگی کے ساتھ پروگرامز منعقد ہونے چاہئیں۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **جن نومبایعین کا مسلم بیک گراؤنڈ نہیں ہے انہیں سورہ فاتحہ مع ترجمہ آنی چاہیے۔**

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **مہتمم صاحب وقارعمل سے دریافت فرمایا کہ آپ سال میں کتنے وقارعمل کر لیتے ہیں۔**

• اس پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ نیشنل لیول پر جلسہ سالانہ اور نیشنل اجتماع کے موقع پر وقارعمل کیے جاتے ہیں جب کہ لوکل لیول پر کافی تعداد میں وقارعمل کیے جاتے ہیں۔

مہتمم صاحب نے مزید عرض کیا کہ اس سال چونکہ Covid ختم ہو رہا ہے، اس لیے ہم نے مساجد کو Deep Clean کیا ہے۔ مساجد کی اندر سے بھی صفائی کی ہے اور باہر سے بھی مساجد کو دھویا ہے۔

• **بعد ازاں مہتمم صاحب صحت و جسمانی نے اپنا تعارف کروایا۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ یہاں نیشنل لیول پر باسکٹ بال کافی کھیلا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ والی بال بھی کھیلا جاتا ہے۔

• **بعد ازاں مہتمم صاحب صنعت و تجارت نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کی۔** انہوں نے کہا کہ اس وقت ہم دو چیزوں پر کام کر رہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کالج کے طلباء کو Internship کے ذریعہ ملازمت تلاش کرنے میں معاونت کر رہے ہیں دوسری چیز ہم نے یہ شروع کی ہے کہ ہم ایسے خدام جن کی ملازمت سے کم تنخواہیں مل رہی ہیں ان کو ذاتی کاروبار شروع کروانے میں مدد کر رہے ہیں۔

• اس کے بعد **مہتمم اشاعت** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سہ ماہی رسالہ ’’مجاہد‘‘ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ دوران سال ایک کتاب Understanding Salat کے عنوان سے مکمل ہوئی ہے۔ اس کے 267 صفحات ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ کے میگزین میں باقاعدہ کتنے لکھنے والے ہیں۔ اس پر مہتمم اشاعت نے عرض کیا کہ لکھنے والوں کی تعداد دس سے کم ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چار ہزار کی تجنید میں سے صرف دس لکھنے والے ہیں۔ آپ کو مزید رائٹر تلاش کرنے چاہئیں۔ میرے نزدیک آپ کے پاس Potential موجود ہے۔

• بعد ازاں **مہتمم تجنید** نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ امریکہ میں کل تجنید 5448 ہے جس میں 4082 خدام ہیں اور اطفال کی تعداد 1366 ہے۔ گیارہ ریجن ہیں اور 57 مجالس ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ لوکل مجالس اپنی تجنید کے متعلق ہمیں رپورٹس بھجواتی ہیں اور ہم اس کے مطابق تجنید کو اپ ڈیٹ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس اپنا ڈیٹا نہیں ہے۔ ہم جماعت کے ساتھ بھی اس کو چیک کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **آپ کو جماعت کے ڈیٹا بیس پر انحصار نہیں کرنا چاہیے بلکہ آپ کا اپنا ایک ڈیٹا بیس ہونا چاہیے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ جماعت کو معلومات فراہم کریں۔**

• بعد ازاں **مہتمم امور طلباء** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ ان کے ریکارڈ میں طلباء کی کل تعداد 1952 ہے اور اس میں سے 607 یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔ ہائی اسکول کے طلباء 912 ہیں۔ گریجویٹس کی تعداد 370 ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہتمم امور طلباء نے بتایا کہ دوران سال انہوں نے 8 سیمینارز کا انعقاد کیا ہے۔ یہ سیمینارز مختلف عناوین پر ہوتے ہیں جیسے کہ کس طرح بہترین میڈیکل اسکول یا لاء اسکول وغیرہ تلاش کیا جا سکتا ہے اسی طرح S.A.T اور A.C.T کے امتحانات کے حوالہ سے بھی سیمینارز کیے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اسلام کی **تاریخ یا اسلام کی تعلیمات کے تعارف جیسے عناوین کا بھی انتخاب کر سکتے ہیں۔اسی طرح سوشل سائنسز اور سائنس کے دیگر شعبہ جات کے موضوعات کا انتخاب کرکے سیمینار رکھ سکتے ہیں جس میں احمدیوں کے علاوہ دیگر طلباء کو بھی مدعو کیا جاسکتا ہے اس میں غیر احمدی اسکالرز اور پروفیسرز کو بھی مدعو کیا جاسکتا ہے کہ وہ ان سمینار میں اپنا لیکچر پیش کریں۔**

• اس کے بعد **مہتمم مقامی صاحب** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ مقامی ریجن میں 344 خدام ہیں اور یہ ریجن 35 میل Radius پر مشتمل ہے۔

بعد ازاں **مہتمم عمومی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ نماز جمعہ پر مساجد میں خدام کی سیکورٹی موجود ہوتی ہے۔آج کل بھی خدام سیکورٹی کی ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔

اس کے بعد **ایڈیشنل مہتمم تربیت (برائے رشتہ ناطہ)** نے اپنا تعارف پیش کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ شعبہ نیا قائم ہوا ہے؟ اس پر صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ یہ شعبہ گزشتہ سال قائم کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ ہم نے امسال اجتماع کے موقع پر رشتہ ناطہ کے حوالے سے ایک Talk رکھی تھی۔ باقی کونسلنگ وغیرہ کو جماعت کے لیول پر ہوتی ہے۔ تاہم ہم کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ خدام رشتہ ناطہ کے ڈیٹا بیس میں اپنے آپ کو رجسٹر کریں۔

بعد ازاں محاسب نے اپنا تعارف پیش کیا۔

• **اس کے بعد ریجنل قائدین نے اپنے اپنے ریجن کا تعارف کروایا۔**

اس کے بعد **معاون صدر صاحب** نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع وغیرہ کے لئے زمین خریدنے کا کام سپرد کیا ہوا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ اس وقت ایک 88 ایکڑ زمین کا رقبہ خریدنے کی بات چل رہی ہے جس کی قیمت ساڑھے سات لاکھ ڈالرز کے قریب ہے۔ اس میں سے 12 ایکڑ زمین کمرشل ہے اور جب کہ 68 ایکڑ Residential ہے۔ وہاں پر اجتماع منعقد کرنے کی اجازت ہوگی۔

• اس کے بعد **ایک اور معاون صدر** نے اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے سپرد Event managment کا کام ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ جو Events نیشنل لیول پر منعقد ہوتے ہیں جس میں اجتماع اور شوریٰ وغیرہ شامل ہیں، ان کو آرگنائز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سرائے خدمت کی دیکھ بھال کرنا بھی میری ذمہ داری ہے۔

بعد ازاں مہتمم تبلیغ نے اپنا تعارف پیش کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ اس وقت ہم دو چیزوں پر کام کر رہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان خدام کو تبلیغی کاموں میں لگایا جائے جنہیں تبلیغ کرنے کی عادت نہیں ہے۔ انہیں فلائرز وغیرہ تقسیم کرنے میں شامل کیا جائے۔ دوسری چیز یہ کہ داعین الی اللہ کو کہا جائے وہ اپنا حلقہ احباب کو مسجد میں لے کر آئیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر مہتمم تبلیغ نے عرض کیا کہ گزشتہ سال ہم نے 13 ہزار 629 فلائرز تقسیم کیے تھے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: **سارے سال میں صرف تیرہ ہزار فلائرز تقسیم ہوئے ہیں۔ آپ کی کل تجنید 4 ہزار ہے۔ اس حساب سے تین فلائرز فی خادم بنتے ہیں۔ کم از کم 10 فلائرز فی خادم ہونے چاہئیں۔ اس سے کم از کم چالیس ہزار فلائرز تقسیم ہو جائیں گے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہتمم تبلیغ نے عرض کیا کہ گزشتہ سال براہ راست خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہونے والی بیعتوں کی کل تعداد 22 تھی۔ بیعت کرنے والوں کی عمریں مختلف ہیں تاہم ان کو تبلیغ کرنے والے خدام ہی ہیں۔

• بعد ازاں **مہتمم تربیت** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ Covid کی پابندیاں کم ہو رہی ہیں اس لئے ہم باجماعت نماز کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **آپ کی نیشنل عاملہ کے 37 ممبران ہیں۔ اسی طرح ریجنل عاملہ ہے، پھر لوکل عاملہ ہے۔ اگر ہر لیول پر عاملہ کے تمام ممبران باقاعدگی سے باجماعت نماز ادا کرنے لگ جائیں تو پھر حاضری میں کافی اضافہ ہوجائے گا۔ اس لئے سب سے پہلے آپ کو عاملہ ممبرز پر خاص توجہ دینی ہوگی۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ سال آپ نے کیا achieve کیا ہے؟

اس پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق پنجوقتہ نماز ادا کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے خلافت کی حفاظت اور خلافت کی برکات کے حوالہ سے Webinars کا بھی انعقاد کیا ہے۔

خدام کو نصائح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **سب سے بنیادی چیز نماز ہے۔ اس پر خاص توجہ دیں۔ اگر خدام کاموں کی وجہ سے ظہر اور عصر میں نہیں آسکتے تو فجر، مغرب اور عشاء باجماعت ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں۔ اس کے بعد قرآن کریم ہے۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت ہونی چاہیے۔ عاملہ کے تمام ممبران کو باقاعدگی کے ساتھ روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنی چاہیے اور پھر اس کا ترجمہ بھی پڑھیں اور سیکھیں۔ باقی چیزیں اس کے بعد آتی ہیں۔**

• اس کے بعد **مہتمم تعلیم صاحب** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ گزشتہ سال مطالعہ کے لئے جو کتب رکھی گئی تھیں ان میں سے ایک کتاب برکات الدعا تھی۔ الحمد للہ تمام عاملہ نے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ اس کے علاوہ 214 دیگر خدام نے اس کا مطالعہ کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **چار ہزار میں سے صرف 214 خدام نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ تو آدھا فیصد بنتا ہے۔ کم از کم بیس فیصد ہونے چاہئیں۔**

• بعد ازاں **مہتمم اطفال** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ اس وقت ہمارا main Focus یہی ہے کہ دوبارہ باقاعدگی کے ساتھ اطفال کلاسز کا اجراء ہو۔ کوشش یہ ہے کہ ہر مجلس میں کم از کم ہفتہ وار کلاسز کا اجرا ہوجائے یا ہفتہ میں دو مرتبہ کلاسز ہوں۔ ان کلاسز میں 78 فیصد اطفال شامل ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ہم نے ریجنل اور لوکل سطح پر اطفال کے اجتماعات منعقد کیے ہیں۔

• بعد ازاں **معتمد صاحب** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ اوسطاً 57 مجالس میں سے 51 مجالس باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجواتی ہیں۔ اعتماد کے شعبہ کی طرف سے صرف معتمدین کی رپورٹس پر Feedback بھجوائی جاتی ہے. باقی بعض مہتمین میں اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹس پر فیڈ بیک دیتے ہیں اور بعض نہیں دیتے۔

• اس کے بعد **معاون صدر برائے وصیت** نے اپنی رپورٹ پیش کی کہ دوران سال 119 وصیتیں ہوئی ہیں اور کل موصیان کی تعداد 865 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوشش کریں کہ جو کمانے والے خدام ہیں وہ بھی وصیتیں کریں۔

بعد ازاں **معاون صدر برائے I.T** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ خدام الاحمدیہ کا IT سسٹم ان کی ذمہ داری ہے۔

• اس کے بعد **مجلس انصار سلطان القلم** کے چیئرمین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ گزشتہ سال کے دوران ہمارے پاس 24 لکھنے والے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **مزید لکھنے والے تلاش کریں۔ اپنے لکھنے والوں سے کہیں کہ وہ خدام الاحمدیہ کے رسالہ میں بھی مضامین لکھا کریں۔**

• اس کے بعد **معاون صدر برائے سوشل میڈیا و پریس** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ وہ براہ راست صدر مجلس سے Guidance لیتے ہیں۔ ہم خدام الاحمدیہ کی مختلف مجالس کی Activities وغیرہ کو سوشل میڈیا پر ڈالتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ملنے والی ہدایات کو بھی سوشل میڈیا پر ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو بھی سوشل میڈیا پر ڈالا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ مخالفین بھی سوشل میڈیا پر جماعت کے خلاف اعتراضات کرتے رہتے ہیں کیا آپ ان کا بھی جواب دیتے ہیں؟

اس پر معاون صدر نے عرض کیا کہ ہم براہ راست ان کا جواب تو نہیں دیتے لیکن ہم نے اس قسم کا مواد ڈالا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اسلام احمدیت کیا چیز ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **یہ جو جماعت کے خلاف اعتراضات کرتے ہیں ان کے جوابات کے لیے آپ مجلس انصار سلطان القلم سے بھی معاونت لے سکتے ہیں۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ سال کی مجوزہ مجلس عاملہ کے بارہ استفسار فرمایا۔ اس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ کل ہی مجوزہ مجلس عاملہ بغرض منظوری بھجوائی ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **جو بھی نئے مہتمین مقرر ہوئے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے اپنے شعبہ جات میں محنت سے کام کریں اور جو دوبارہ منتخب نہیں ہوئے انہیں بھی چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو معاونت کے لیے پیش کریں اور جو بھی آپ کو**

بقیہ صفحہ 16 پر

فیاض احمد طارق

ریل کی ایجاد

ریل گاڑی انیسویں صدی کی ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ 1801ء میں پہلی بار لندن میں ریل گاڑی چلائی گئی۔ جسے گھوڑے کھینچتے تھے۔ لیکن جب سائنس دانوں نے بھاپ کی طاقت کا راز معلوم کر لیا۔ تو انہوں نے بھاپ سے چلنے والے انجن سے ریل چلانے کی ٹھانی جو گھوڑوں کی جگہ استعمال ہو سکے۔ اس قسم کے انجن بنانے میں بہت سے سائنس دانوں نے کوششیں کیں۔ ان میں سے ایک سائنس دان جیمز واٹ تھا۔ جس کی کوششوں سے پہلا سادہ بھاپ والا انجن 1804ء میں تیار ہوا۔ اور پہلی دفعہ مکینکل ٹرین چلائی گئی۔ جس کی رفتار 5 میل فی گھنٹہ تھی۔ لیکن پٹری اچھی نہ ہونے کی وجہ سے بار بار انجن اور گاڑیاں پٹری سے اتر جاتی تھیں۔ جیمز واٹ نے بجائے پٹری کی اصلاح کرنے کے، تنگ آ کر یہ کام ہی چھوڑ دیا اور انجنیئری کا پیشہ اختیار کر لیا۔ اور ایسے انجن بنانے شروع کر دیئے جو صرف کان سے پانی باہر نکالنے کے کام آتے تھے۔

پٹری کی اصلاح اور انجن کی تکمیل

جارج اسٹیفن سن کو بچپن سے ہی انجنوں سے بہت لگاؤ تھا اور وہ ان کے کَل اور پرزوں کو بڑے غور سے دیکھتا رہتا اور چونکہ وہ کان میں استعمال ہونے والے ایک انجن کا نگران بھی تھا۔ اس انجن کے خراب ہونے پر خود ہی اسے ٹھیک کر لیتا۔ اس کی بہت خواہش تھی کہ میں ایسا انجن تیار کروں جو گاڑیوں کو کھینچ سکے۔ آخر کئی سالوں کی محنت اور مشقت سے وہ اس میں کامیاب ہو گیا اور پھر ایسی پٹری بھی تیار کی جس سے انجن اور گاڑیاں اتر نہ سکیں۔ جارج اسٹیفن سن نے اس کا کامیاب تجربہ 1814ء میں کیا۔ جس کے بعد اس نے اپنے بنائے ہوئے انجن کو اور بہتر کیا اور 1825ء میں ایک نئی پٹری بچھائی۔ جس پر ریل گاڑی 15 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلی۔ اس انجن کا وزن 112 من تھا۔ بعد ازاں 1830ء میں سرکاری طور پر انگلستان میں ریلوے کا افتتاح ہوا۔ ریلوے کا قانون منظور ہونے کے بعد جارج اسٹیفن سن کو اس کا انجنیئر مقرر کر دیا گیا اور پورے ملک میں ریلوے لائن بچھانے کا کام اس کے سپرد کر دیا گیا۔

اس کے ساتھ ساتھ جارج اپنے بنائے ہوئے انجن کو مزید بہتر بناتا رہا اور آخر میں 48 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ریل چلائی۔

برقی اور ڈیزل والا انجن

1900ء کی دہائی کے اوائل سے ہی بھاپ کے انجنوں کی جگہ آہستہ آہستہ برقی اور ڈیزل والے انجن لینے لگے اور 1930ء کے آخر میں اکثر جگہوں پر بجلی اور ڈیزل کے انجن ہی استعمال ہونے لگے۔ 1980ء کے بعد بھاپ والے انجن مکمل طور پر ختم کر دیئے گئے اور مکمل طور پر ڈیزل اور بجلی والے انجن استعمال ہونے لگے۔

برصغیر میں ریلوے

برصغیر میں ریلوے کی تاریخ کا آغاز 1845ء میں ہوا۔ اس سال کلکتہ سے رانی گنج، بمبئی سے کلیان اور مدارس سے ارکونام تک تین ریل گاڑیاں تجرباتی طور پر چلائی گئیں۔ 13 مئی 1861ء کو کراچی سے کوٹری کی طرف ٹرین چلائی گئی۔ 1862ء کو لاہور سے امرتسر کی گاڑی کا افتتاح کیا گیا۔ اپریل 1865ء میں لاہور سے ملتان کے درمیان ریلوے کا افتتاح ہوا اور 1870ء تک سات ہزار چھ سو اسّی کلو میٹر لائن بچھائی گئی اور ہندوستان کے تقریباً تمام بڑے چھوٹے شہروں کو ریل کے ذریعے ملا دیا گیا۔

پاکستان میں ریلوے

1947ء میں آزادی کے بعد ریلوے لائن کا بٹوارہ کیا گیا۔ تو North western state بنیادی طور پر پاکستان کے حصے میں آیا۔ جس کے بعد اسے Pakistan western railway کا نام دے دیا گیا۔ ہندوستان سے علیحدگی کے وقت پاکستان ریلوے پورے ملک کا آٹھ ہزار ایک سو بائیس کلومیٹر حصے کو Cover کرتا تھا۔ جو کہ آج تبدیل ہو کر گیارہ ہزار آٹھ سو اکاسی کلومیٹر تک پھیل چکا ہے۔ پاکستان ریلوے نیٹ ورک کو بنیادی لائنوں اور شاخ لائنوں میں تقسیم کیا گیا۔ کراچی سے پشاور

کی لائن مین شمال جنوبی لائن کہلاتی ہے اور روہڑی سے چمن کی لائن مین مشرق مغربی لائن کہلاتی ہے۔ باقی 16 برانچ لائنیں ہیں۔

پاکستان میں ریلوے کا نظام

ٹرین ڈرائیور ہر اسٹیشن یا سگنل سے پاس ہوتے ہوئے ہارن دیتا ہے جو ریل کی اصطلاح میں وسل کہلاتا ہے۔ وسل کے بعد اسٹیشن پر کھڑا گارڈ دن کو ہرے رنگ کا جھنڈا دکھاتا ہے اور سگنل کی تائید کرتا ہے کہ سب ٹھیک ہے اور رات کے وقت لائٹ دکھاتا ہے۔

ٹرین کے پہیوں پر ہتھوڑا مارنا

ٹرین کے اسٹیشن پہنچنے پر ایک اہلکار بوگی کے پہیوں پر ہتھوڑا مار کر Wheel کی آواز چیک کرتا ہے۔ اگر تو wheel درست ہو تو ٹن ٹن کی آواز آتی ہے اور خراب ہونے کی صورت میں ٹھک ٹھک کی آواز آتی ہے جس پر ٹوٹ پھوٹ کا خدشہ ہونے کی بناء پر اس بوگی کو ٹرین سے جدا کر دیا جاتا ہے اور اس کی ایک رپورٹ بنائی جاتی ہے۔

بوگیوں میں لگا ہینڈل یا چین

بوگی میں لگا ہینڈل یا چین کھینچنے سے گاڑی کا پریشر ٹوٹ جاتا ہے اور گاڑی بھاری ہو جاتی ہے۔ جس سے ڈرائیور کو پتہ لگ جاتا ہے کہ بوگی سے چین کھینچی گئی ہے اور اگر بیک وقت دو یا تین بوگیوں سے چین کھینچی جائے تو ٹرین جام ہو جاتی ہے۔

ایمرجنسی بریک

ٹرین کو روکنے کے لئے کم از کم دو منٹ کا وقت درکار ہوتا ہے اور ٹرین ایک سے دو کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے رکتی ہے۔ ٹرین میں دو طرح کے Brake System ہوتے ہیں۔ جن میں ایک air brake اور دوسرا vacuum brake کہلاتا ہے۔ آجکل نئے انجنوں میں زیادہ تر air brake system ہی ہوتے ہیں۔

ٹرین کی رفتار

پاکستان میں ٹرین کی زیادہ سے زیادہ رفتار 120 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ وزات ریلوے پاکستان نے محکمے کی ترقی کے لئے ویژن 2025ء پیش کیا۔ جس کے تحت ٹرینوں کی رفتار میں اضافہ کرنا، نظام کو بہتر کرنا، وقت کی پابندی، اور مسافر بردار ٹرینوں میں اضافہ کرنا۔ نئے ٹریکوں کی بحالی، نظام میں اصلاحات اور نئی ٹیکنالوجی کا استعمال شامل ہے۔

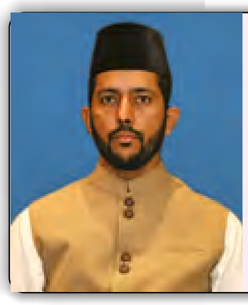

رپورٹ: لئیق احمد عاطف۔ مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ مالٹا

جماعت احمدیہ مالٹا کا چوتھا جلسہ سالانہ 2022ء

جماعت احمدیہ مسلمہ میں جلسہ سالانہ کو نمایاں کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز قادیان دارالامان میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں ہوا۔ یہ جلسہ ہر سال خاص ایام میں دینی علوم کو حاصل کرنے، نئے شامل ہونے والے احباب جماعت سے تعارف اور تعلق بڑھانے اور فوت شدگان کے لئے دعائیں کرنے کی غرض سے رکھا گیا تھا۔ اس جلسہ کی کامیابی کے لئے اور اس سے حاصل ہونے والے دور رس اثرات کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص دعائیں کی ہیں۔ انہی دعاوں کا وارث بننے کے لیے ہر ملک میں مختلف حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی جلسہ کی یاد میں اپنا اپنا قومی جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ مالٹا بھی اسی وحدت کی ایک کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور ہمارے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے جماعت احمدیہ مالٹا کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ 30/ اکتوبر 2022ء بروز اتوار کو گونزی ہال، کیتھولک انسٹی ٹیوٹ، فلوریانا، مالٹا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ خاص طور پر دو نشستوں پر مشتمل تھا۔ پہلی نشست خالصتاً مقامی جماعت کے ارکان کے لیے مختص تھی جس میں اختصار کے ساتھ اسلامی تعلیمات اور تزکیہ نفس جیسے تعلیمی اور تربیتی موضوعات پر گراں قدر روشنی ڈالی گئی۔ دوسری نشست میں مالٹا کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے زیر تبلیغ افراد کو شرکت کرنے اور پرامن اجتماع کو یادگار بنانے کی دعوت دی گئی تھی۔

اس سال کے جلسہ سالانہ کا موضوع ’’خلافت، نظام اور اطاعت‘‘ تھا۔ پہلی نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت حافظ وقاص احمد صاحب کو ملی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ’’محمود کی آمین‘‘ میں سے ناصر محمود صاحب نے چند اشعار پیش کئے۔ جلسہ سالانہ مالٹا 2022ء کے لیے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارسال کردہ خصوصی پیغام مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ مالٹا نے انگریزی اور اردو ترجمہ کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ جماعت احمدیہ مالٹا کے اراکین نے درج ذیل موضوعات پر کمال حاصل تقاریر پیش کیں۔

نعمان عاطف صاحب نے ’’نماز ہماری پہچان ہے‘‘ کے عنوان پر انگریزی، رؤف بابر صاحب نے ’’ مالی قربانی کی اہمیت و برکات‘‘ کے عنوان پر اردو، کاشف حیدر صاحب نے ’’تبلیغ ہماری اجتماعی ذمہ داری‘‘ کے عنوان پر انگریزی، مصور احمد صاحب نے ’’مغربی معاشرہ اور تربیت کے تقاضے اور ذرائع‘‘ کے عنوان پر اردو اور محمد احمد ادریس صاحب نے ’’سیرت النبی ﷺ‘‘ کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ اس سیشن کی آخری تقریر خاکسار لئیق احمد عاطف مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ مالٹا کی تھی جس کا موضوع ’’خلافت، نظام اور اطاعت‘‘ تھا۔ اپنی تقریر کے اختتام پر خاکسار نے ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پہلی نشست کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔

دوسرا اجلاس

’’امن کے لیے ایک ساتھ- Together for Peace‘‘ کے موضوع پر منعقد ہوا جس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت حافظ وقاص احمد صاحب نے حاصل کی۔ جری اللہ خالد صاحب نے نشست کی نظامت کے فرائض سرانجام دیئے اور جلسہ سالانہ کے مقاصد پر بھی روشنی ڈالی۔

اس اجلاس میں Happy Parenting Malta کی صدر مکرمہ میری گاؤچی صاحبہ، یونیورسل پیس فیڈریشن مالٹا کے صدر مکرم برائن کورلیت صاحب، مہاجر خواتین کی تنظیم کی صدر محترمہ عائمہ الامین عامر اور کیتھولک پادری مکرم الفرید ویلا صاحب نے معاشرے میں قیام امن کے حوالہ سے تقاریر کیں۔

اس اجلاس کی اختتامی تقریر خاکسار لئیق احمد عاطف مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ مالٹا نے ’’آنحضرت ﷺ اور امن عالم‘‘ کے عنوان پر پیش کی۔ خاکسار نے قیام امن کے حوالہ سے قرآن پاک اور آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں راہنماء اصول پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر کا اختتام سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام اور دعا کے ساتھ کیا جس میں پیارے آقا نے اپنے حالیہ دورہ امریکہ میں دنیا کو قیام امن کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا۔ ’’میری پرزور درخواست اور دنیا کو یہ پیغام ہے کہ ہمیں اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھ کر معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیے انتھک محنت کرنی چاہیے تاکہ ہم

اپنی آنے والی نسلوں کو بچا سکیں... امن کے قیام میں ہم میں سے ہر ایک کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ جہاں بھی ظلم ہو یا ناانصافی ہو، ہمیں اس کی مذمت کرنی چاہیے... امن کی اس کوشش میں مسلمانوں، عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور سکھوں سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیے... مذہبی لوگوں کو اپنے اپنے طریق کے مطابق خدا کی مدد اور رحمت مانگتے ہوئے پرجوش طریق اور دلی جذبہ سے دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن کے قیام کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ میں دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں کہ دنیا ہر قسم کی تباہی اور بربادی سے بچ جائے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ جنگ اور خونریزی کے طویل سائے جو ہمارے اوپر منڈلا رہے ہیں کے بجائے امن اور سلامتی کے لازوال نیلے آسمان کی راہیں استوار ہوں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر رحم فرمائے۔‘‘

(بیت الاکرام مسجد کے افتتاح کے موقع پر خطاب بمقام ڈیلاس، ٹیکساس امریکہ مورخہ 8/ اکتوبر 2022ء)

دعا کے ساتھ اس جلسہ سالانہ کا اختتام ہوا۔ جس کے بعد ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اس جلسہ سالانہ کے کل شاملین کی تعداد 60 تھی۔ مقامی جماعت مالٹا سے تعلق رکھنے والے 29 افراد مرد، عورت، بچے اور جوان شامل ہوئے اور 31 زیر تبلیغ غیر مسلم اور غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ خدائے رب العزت سے دعا ہے کہ آئندہ بھی سالانہ جلسہ بھرپور رنگ میں منانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مالٹا کو افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا تھا۔ مکرم حسن بشیر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو بطور نائب افسر جلسہ سالانہ

خدمت کی توفیق ملی۔ اس جلسہ سالانہ کی تیاری اور جلسہ کے انتظامات میں افسر، نائب افسر جلسہ سالانہ اور ان کی ٹیم کے ممبران حافظ وقاص احمد صاحب، رؤف بابر صاحب، جری اللہ خالد صاحب، شبیر احمد صاحب، تنویر الظفر صاحب، محمد احمد ادریس صاحب، ناصر محمود صاحب، کاشف حیدر صاحب، احمد حمزہ صاحب اور نعمان عاطف صاحب نے خصوصی تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا ولآخرۃ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

پیارے احباب جماعت احمدیہ مسلمہ مالٹا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ مؤرخہ 30/ اکتوبر 2022ء کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو نمایاں کامیابی سے ہمکنار کرے اور تمام شرکاء کو بے پناہ روحانی برکتیں حاصل ہوں اور آپ نیکی، طہارت اور تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر جو خاص انعامات ہوئے ہیں ان میں سے ایک جلسہ سالانہ کا قیام ہے۔ یہ ایک منفرد موقع ہے جو ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہم اپنے روحانی اور اخلاقی معیار کو بہتر بنانے اور اپنے مذہب اسلام کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کرنے والے ہوں۔ جلسہ سالانہ ہمیں نیکیوں میں ترقی کرنے اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا ہر فرد جو جلسہ میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل پا رہا ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، اسے یاد رکھنا چاہیے کہ جلسہ کوئی عام تقریب یا میلہ یا تہوار نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا پروگرام ہے جس کا واحد مقصد ہمیں اس قابل بنانا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔

میں آپ کو خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کی خاص اہمیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو بے شمار نعمتوں کا سرچشمہ ہے۔ آپ کو خلیفۃ المسیح کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی بھرپور جدوجہد اور کوشش کرنی چاہیے اور ہمیشہ مخلص اور وفادار رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آپ اپنے بچوں کو بھی خلافت کی اہمیت سمجھائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آنے والی نسلیں ہمیشہ کے لیے خلافت کی بابرکت راہنمائی، حفاظت، ڈھال، قیادت اور سرپرستی سے مستفید ہوں۔ یاد رکھیں اسلام کا مستقبل اور عالمی امن کا قیام بہت بڑا انحصار خلافت احمدیہ پر ہے۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ نظام جماعت کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ اگر آپ متحد رہیں گے تو ہی آپ آگے بڑھ سکتے ہیں اور ترقی کر سکتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ جماعت کے تمام پروگراموں کی مکمل حمایت اور نفاذ کے لیے، نظامِ جماعت کے ساتھ اطاعت اور تعاون کے جذبے سے، اور کامیابی کے حصول کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے کا عہد کریں۔

اس کے علاوہ، یہ بھی ضروری ہے کہ افرادِ جماعت ہمیشہ احترام اور خیرسگالی کے خوشگوار ماحول میں ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کریں۔ باہمی محبت اور بھائی چارے کی نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ… ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 266-268)

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ کثرت سے دعائیں کریں کیونکہ اللہ کی مدد کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اللہ کی نصرت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس کی عبادت کے تقاضوں کو پورا کریں اور اپنی پنجوقتہ نمازوں کا خیال رکھیں۔ جلسہ کے دوران بھی فضول یا غیرمتعلقہ باتوں میں الجھنے کی بجائے پوری توجہ اللہ کے ذکر پر مرکوز رکھیں۔ آپ مسلسل درود و استغفار کا ورد کرتے رہیں اور دعاؤں میں مشغول رہیں۔ تمام حاضرین کو یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے اور آپ کو دنیا کے معاملات پر اپنے ایمان کو مقدم رکھنا چاہیے۔

آخر میں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو نمایاں کامیابی سے عطا کرے اور آپ کو اپنے ایمان کو مضبوط اور تازہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی، تقویٰ اور طہارت میں بڑھنے، اسلام احمدیت اور انسانیت کی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

والسلام

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

MIRZA MASROOR AHMAD
HEAD OF THE AHMADIYYA COMMUNITY IN ISLAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
و علی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النّاصر

ISLAMABAD (UK)
T-6221-12F/25-10-2022

Dear Members of Ahmadiyya Muslim Jama'at Malta

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

I am pleased that you are holding your 4th Annual Jalsa Salana on 30th October 2022. May Allah bless your Jalsa with great success and may all the participants gain immense spiritual blessings and may you advance in goodness, piety and righteousness.

One of the special favours that has been bestowed upon us by Allah Almighty, after having entered the Bai'at of the Promised Messiah(علیہ الصلوٰۃ والسلام) is the establishment of the convention we call the Jalsa Salana. This is a unique occasion which enables us to improve our spiritual and moral standards and increase our knowledge of our faith, Islam. It provides us a means to excel in good works and attain the nearness of Allah. Therefore, every individual who is fortunate to attend the Jalsa, whether male or female, should remember that the Jalsa is not an ordinary event or fair or a festival but that it is a function whose sole aim is to enable us to attain the pleasure of Allah Almighty.

I remind you of the great significance of the divine institution of Khilafat-e-Ahmadiyya, which is the source of countless blessings. You should endeavour to form a strong relationship with Khalifatul Masih and strive to always remain devoted and loyal. You should also explain to your children the importance of Khilafat and ensure that your coming generations benefit from the blessed guidance, shelter, and guardianship of Khilafat for ever. Remember, the future of Islam and the establishment of world peace is very much dependent on Khilafat-e-Ahmadiyya.

I urge you to always support and co-operate fully with the Nizam-e-Jama'at. You can only advance and progress if you remain united. You should commit yourself fully to supporting and implementing all the programmes of the Jama'at, in a spirit of obedience and co-operation with Nizam-e-Jama'at, and in making every effort to help achieve success.

Also, it is essential that members of the Jama'at always interact with each other in an amicable atmosphere of respect and goodwill. Advising about mutual love and brotherhood, the Promised Messiah(علیہ الصلوٰۃ والسلام) says:

> ***'Develop brotherhood and love among yourselves and give up viciousness and dissension. Totally abstain from any kind of insult and ridicule because they distance you from truth and lead you far away. Treat each other with respect. Everyone should give priority to the comfort of his brother. Create a sincere reconciliation with Allah the Almighty and come back into His obedience... Get rid of every kind of dispute, hostility and animosity from among yourselves because the time has come that you should abstain from petty matters and become preoccupied with important and magnificent goals.'***
> *[Malfuzat, vol 1 pp 266-268]*

I urge you to increase the level of your supplications because without the aid of Allah, nothing can be gained. To receive the succour of Allah, it is essential that you fulfil the requirement of His worship and are mindful of your five daily prayers. Even during the Jalsa, rather than indulging in talking about idle or irrelevant things, you should focus entirely on the remembrance of Allah. You should be constantly reciting Durood and Istighfar and offering fervent and heartfelt prayers. All those attending should remember that your purpose is to attain nearness to Allah Almighty and that you must give precedence to your faith over the affairs of world.

In conclusion, I pray may Allah bless your Jalsa Salana with great success and may He enable you to strengthen and reinvigorate your faith. May Allah enable you to bring about a real transformation in your lives towards more piety, virtuous behaviour, good deeds and the service of Islam Ahmadiyyat and humanity. May Allah bless you all.

Yours Sincerely,

MIRZA MASROOR AHMAD
KHALIFATUL MASIH V

رپورٹ: زبیر خلیل خان۔ ڈائریکٹر بلکان ممالک ہیومینٹی فرسٹ جرمنی

کوسووا پراجیکٹ

کوسووا میں ہیومنٹی فرسٹ کے ڈائریکٹر مکرمی جناح الدین سیف صاحب انسانی بہبود کی سرگرمیوں میں بہت ایکٹو ہیں اور رفاعی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ 15/ اکتوبر کو کوسووا کے دارالحکومت شہر پریشتینا میں سفید چھڑی والوں کے لیے قومی دن منایا گیا۔ شہر کے میئر کی درخواست پر ہیومینٹی فرسٹ جرمنی نے کوسووا کے دارالحکومت کے شہر میں واقع دو میونسپلیٹیز سروس ہالوں میں نابینا افراد کی سہولت کے لیے ٹیکٹائل ٹائلز کا فرش بچھوایا۔ جس کی مدد سے سفید چھڑی والے افراد اب کسی بیرونی مدد کے بغیر از خود میونسپلٹی کے مختلف کاونٹرز پر جاکر اپنا کام کرا سکیں گے۔ ہیومینٹی فرسٹ نے اس طریق سے اس دن کو منانے میں اس منفرد انداز میں حصہ لیا۔ اس موقع پر شہر کے میئر نے ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے عطیہ اور مقامی ڈائریکٹر ہیومینٹی فرسٹ کی دل کھول کر تعریف کی اور دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ واضح رہے کہ یہ سہولت اپنی قسم کی واحد سہولت ہے جو کوسووا کی کسی بھی عمارت میں دستیاب ہے۔ نابیناؤں کی تنظیم کے صدر اور نائب صدر نے بھی اس سہولت کو مہیا کرنے پر ہیومینٹی فرسٹ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ ملک بھر میں میڈیا کے ذریعہ بہبود انسانی کے اس کام کا خوب چرچا ہوا اور ہیومنٹی فرسٹ کی نیک نامی کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کا جزا دے اور ایچ ایف کو عطیہ جات دینے والوں کے مال میں بے بہا برکت ڈال دے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 15/ ستمبر 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد اللطیف صاحب (سابق امیر ضلع سکھر و خیر پور حال یو کے)

10/ مئی 2022ء کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ حضرت مولوی جلال الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف کھر یپڑ کی پوتی اور حضرت مولوی اللہ بخش خان زیروی صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ آپ کے والد مکرم صوبیدار شرافت احمد صاحب کو وقف کر کے وقف جدید میں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ نے جماپور سندھ اور دار النصر غربی حلقہ اقبال کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں اور بڑوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ انگلستان ہجرت کے بعد بریڈفورڈ اور لندن میں بھی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ مرکزی مہمانوں کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ گاؤں میں غریب مزارعوں کی باقاعدگی کے ساتھ مدد کرتیں جن میں ہندو بھی شامل تھے۔ لندن آ کر بھی انہیں رقم بھجواتی رہیں۔ گھر میں صدقہ کے لئے ایک ڈبہ رکھا ہوا تھا جس میں روزانہ کچھ نہ کچھ صدقہ ڈالتی رہتی تھیں۔ تہجد گزار اور نمازوں کی پابند تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ سیرالیون میں ایک مسجد تعمیر کروانے کی بھی سعادت ملی۔ خلافت کے ساتھ بے انتہا محبت تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ ان کے داماد مکرم عمار المسکی صاحب وکالت تبشیر میں اور بیٹے مکرم عطاء النصیر صاحب یونان میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم زبیر مولیٰ خان صاحب (بنگلہ دیش)

5/ اگست 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1993ء - 1994ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ سڈنی آسٹریلیا میں رہے۔ پھر واپس آ کر احمدی گھرانے میں شادی کی اور اللہ تعالیٰ نے ایک بچی سے آپ کو نوازا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور جہاں بھی موقعہ ملتا پیغام حق پہنچانے کی بھرپور کوشش کرتے تھے۔ مرحوم بڑے صابر و شاکر نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

2- عزیزم عبد الماجد (واقف نو۔ بنگلہ دیش)

14/ اگست 2022ء کو 32 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضور انور کی ہدایات پر Accounting کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار بہت محنتی، مخلص، باوفا اور صابر و شاکر نوجوان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ محترمہ ریحانہ خیر صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش) کے بیٹے تھے۔

3- مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحیم نذیر صاحب (ربوہ)

29/ اگست 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، اچھے اخلاق کی مالک، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

4- مکرم حفیظ احمد صاحب

24/ جولائی 2022ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم جماعت کا درد رکھنے والے، خلافت کے وفادار ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بچے شامل ہیں۔

5- مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الحفیظ صاحب (قادیان)

2/ جون 2022ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کو اپنے اہل سنت والجماعت خاندان میں سے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1982ء میں بیعت کے بعد شادی کر کے قادیان آ گئیں۔ آپ مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش مرحوم آف قادیان کی بڑی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خوش مزاج، تہجد گزار، مہمان نواز اور قناعت شعار خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ اخلاص کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم طاہر احمد حفیظ صاحب (مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد جنوبی ہند) کی والدہ تھیں۔

6- مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم فضل دین صاحب (بشیر آباد۔ ربوہ)

20/ اپریل 2022ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، بڑے شفیق، ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ ایم ٹی اے بڑی باقاعدگی سے دیکھتے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے شعبہ عمومی میں خدمت کی توفیق پائی۔ لنگر خانہ دار الصدر کی ٹینکی کی تعمیر کے وقت آپ کو کچھ عرصہ اسیر راہ مولا ہونے کی سعادت ملی۔

7- مکرم قاضی مبارک احمد صاحب ابن مکرم قاضی عبد الحمید صاحب درویش مرحوم قادیان)

21/ مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم پنجگانہ نمازوں کے پابند، سادہ مزاج، ملنسار، صابر و شاکر انسان تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں بطور کارکن خدمت کی توفیق پائی۔ محنت اور لگن سے کام کرنے والے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم عطاء الحیٔ قاضی صاحب (معلم سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان) کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ...... از صفحہ 11

تجربہ ہوا ہے وہ ان کے ساتھ شیئر کریں تا کہ نئے مہتمین اپنی کارکردگی میں بہتری پیدا کرنے والے ہوں۔

- اس کے بعد **مہتمم وقار عمل** نے عرض کیا کہ ہم نے شجر کاری کی مہم شروع کی ہے لیکن کچھ عرصہ سے خدام اس میں بھرپور طریق پر حصہ نہیں لے رہے۔بعض کہتے ہیں کہ ان کے پاس گھر میں درخت لگانے کی کوئی جگہ نہیں ہے یا ان کے قریب شجر کاری کا پروگرام نہیں ہوتا۔
- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **ایسے خدام کو Climate change کے اثرات کا صحیح طرح ادراک نہیں ہے۔ یہاں امریکہ میں تو وسیع وعریض زمین ہے۔ کہیں بھی جاکر درخت لگا سکتے ہیں۔ ہر خادم کو چاہیے کہ وہ سال میں تین سے دس درخت لگائے۔ اس طرح آپ لوگ 12 ہزار سے لے کر چالیس ہزار تک درخت ایک سال میں لگا سکتے ہیں اور شجر کاری میں یہ آپ کی طرف سے اچھا خاصا حصہ ہو گا۔حکومت بھی اس کو سراہے گی آپ Forest Department سے بھی اس حوالہ سے معلومات لے سکتے ہیں۔ اسی طرح مشن ہاؤس کے قریب بھی جہاں جہاں جگہیں ہیں وہاں درخت لگانے چاہئیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدام کو شجر کاری کی اہمیت کا احساس دلائیں کہ انہیں بتائیں کہ دنیا Climate change کی وجہ سے مصائب کا شکار ہے۔ میرا خیال ہے اگر انہیں اس بات کا احساس ہو جائے تو وہ ضرور آپ کی مدد کریں گے۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اگر لوکل سطح پر ناظمین متحرک ہوں تو آپ اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آپ کو پیچھے پڑنا پڑے گا۔ خاص توجہ دینی پڑے گی۔ ایسے ہی فعال خدام کی ٹیم بنائیں جو کہ شجر کاری یا اس فیلڈ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔**
- بعد ازاں نائب صدر صاحب نے عرض کیا کہ لوکل سطح پر قائدین کو کیسے متحرک کیا جا سکتا ہے۔ ہم سال کے شروع میں قائدین کانفرنس تو رکھتے ہیں لیکن اس کو مزید کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **سال میں ایک مرتبہ تو کافی نہیں ہے۔ سہ ماہی بنیادوں پر مختلف ریجنز میں مستقل طور پر قائدین کی ٹریننگ کے لیے میٹنگز یا سیمینارز ہونے چاہئیں۔ ہر ریجن میں علیحدہ کانفرنس ہونی چاہیے۔ اگر سال میں ایک کانفرنس بھی رکھنی ہے تو ہر ریجن سے سارے قائدین تو اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اس لیے ہر ریجن کے قائدین کے لیے علیحدہ کانفرنس ہونی چاہیے۔ اسی طرح اجتماع پر یا جب بھی آپ چاہیں ایک نیشنل لیول پر بھی کانفرنس رکھی جا سکتی ہے۔ اس طرح آپ ان کی تربیت کر سکتے ہیں۔**

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **نیز ان کی باقاعدگی کے ساتھ رہنمائی کریں جب ان کی رپورٹس آتی ہیں تو ان پر ان کو باقاعدہ Guidance جانی چاہیے۔ اس طرح جب وہ اپنی رپورٹس میں کمزوری یا کمی دیکھیں گے تو انہیں علم ہو گا کہ ہم نے اس کو کس طرح بہتر کرنا ہے۔ پس ان کی رپورٹس پر مستقل بنیادوں پر باقاعدہ تبصرے جانے چاہئیں۔ وہ ان تبصروں کو دیکھیں گے اس سے ان کو مدد ملے گی۔**
- مہتمم اطفال نے عرض کیا کہ خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی میں ہر شعبہ کا لائحہ عمل موجود ہے جبکہ اطفال الاحمدیہ کے شعبہ جات کا لائحہ عمل نہیں ہے۔
- اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اس طرح شاید واضح طور پر تو نہیں لکھا ہوا۔ لیکن آپ حالات کے مطابق متعلقہ سیکریٹریان کو ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔ ان کے بھی وہی شعبہ جات ہیں جو خدام الاحمدیہ کے ہیں۔ آپ خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی سے مدد لے سکتے ہیں اور متعلقہ سیکریٹریان کو بتا سکتے ہیں کہ یہ آپ کی ذمہ داریاں ہیں یا یہ آپ کے کام ہیں اور اس طرح آپ نے نے کام کرنے ہیں اور پھر باقاعدہ ان کی رپورٹ پر تبصرے کریں۔ عملاً تو وہی شعبہ جات ہیں جو خدام الاحمدیہ کی عاملہ کے پاس ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کی outline تو پہلے سے ہی موجود ہے۔ آپ اس کو فالو کر سکتے ہیں۔**
- میٹنگ کے آخر پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے مجلس عاملہ کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی درخواست کی تھی چنانچہ میٹنگ کے اختتام پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ امریکہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف حاصل ہوا۔
- یہ میٹنگ 06:55 پر ختم ہوئی۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(حصہ دوم آئندہ ان شاء اللہ)

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

ایک سبق آموز بات

ازدواجی زندگی

جہاں ازدواجی زندگی میں میاں بیوی کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں الگ الگ ہوتی ہیں وہاں آئے دن ناخوش گوار حالات جنم لیتے ہیں جہاں فطرت سے فطرت ملی وہاں زندگی ہنستے ہنستے گزر جاتی ہے۔ کسی رشتہ کے قائم رہنے کے لئے حسن، خوبصورتی، خوب سیرتی اور وفاداری ہی ضروری نہیں ہوتی بلکہ گھر کے ماحول میں ضم ہونا بھی بڑی خوبی ہے۔

حسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا آیا نظر
غیر کا حسن بھی دیکھے وہ نظر پیدا کر

مرسلہ: مصباح عمر تیاپوری۔ انڈیا

طلوع وغروب آفتاب

29/ نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:20	17:37
مدینہ منورہ		05:25	17:33
قادیان		05:43	17:24
ربوہ		05:23	17:04
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:13	16:00

فقہی کارنر

مسجد کا ایک حصہ مکان میں ملانا

ایک شخص نے (حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں) سوال لکھ کر بھیجا تھا کہ میرے دادا نے مکان کے ایک حصّہ ہی کو مسجد بنایا تھا اور اب اس کی ضرورت نہیں رہی تو کیا اس کو مکان میں ملایا جاوے؟

(حضرت مسیح موعودؑ نے) فرمایا:

’’ہاں! ملا لیا جاوے‘‘

(الحکم 17/ اکتوبر 1902ء صفحہ 11)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)